SUN.17.May.2026 | waraquetaza.com | waraquetaza.com/E-paper

VOLUME: 22 NO:118

PRICE: 3=00

Mob:8055362952

Pages:4

روزنامہ

ورقِ تازہ

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 17/مئی 2026

جلد: 21 شمارہ نمبر 118

29/ذیقعدہ 1447ھ

قیمت 3=00 روپے

صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

تمل ناڈو میں وزراء کے درمیان قلمدانوں کی تقسیم

محکمہ داخلہ وزیر اعلیٰ وجئے نے اپنے پاس رکھا

چینئی: تمل ناڈو کے نومنتخب وزیر اعلیٰ جوسف وجئے کی سفارش پر گورنر راجندر وشوناتھ آرلیکر نے ریاست کی نئی کابینہ میں قلمدانوں کی تقسیم کردی۔ لوک بھون کی جانب سے ہفتہ (16 مئی) کو جاری آفیشیل لسٹ کے مطابق وزیر اعلیٰ جوسف وجئے نے محکمہ داخلہ اور جنرل ایڈمنسٹریشن جیسے کچھ اہم محکمے اپنے پاس رکھے ہیں۔ تمل ناڈو لوک بھون نے وزیر اعلیٰ جوسف وجئے سمیت 10 وزراء کو محکمے الاٹ کیے ہیں، جس کے بعد ریاست میں عوام کے لیے کام کیے جانے کا سلسلہ آگے بڑھے گا۔ دی گئی جانکاری کے مطابق وزیر اعلیٰ وجئے محکمہ عوامی فلاح، جنرل ایڈمنسٹریشن، پولیس، خواتین و نوجوان بہبود کی ذمہ داری سنبھالیں گے۔ ادھوار جن کو تعمیرات عامہ اور محکمہ ترقی کھیل کی ذمہ داری ملی ہے اور کے اے سینگوٹین محکمہ مالیات سنبھالیں گے۔ اسی طرح کے جی ارون راج کو محکمہ صحت کے ساتھ ساتھ محکمہ خاندانی بہبود اور پی وینکٹ رمن کو محکمہ فوڈ و سول سپلائی کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ محکمہ توانائی و قانون کی ذمہ داری آر نرمل کمار کے سپرد کی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ تمل ناڈو میں قلمدانوں کی تقسیم سے 2 روز قبل، یعنی 14 مئی کو ریاستی حکومت نے پولیس محکمہ میں وسیع پھیر بدل کرتے ہوئے 10 سے زائد سینئر پولیس افسران کا تبادلہ کر دیا تھا۔ ان میں خفیہ سیل کے بھی افسر شامل ہیں۔ حکومت کے ذریعہ جاری کیے گئے حکم کے مطابق خفیہ سیل میں پولیس ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی پی) بی بالا ناگا دیوی کو ٹرانسفر کر سائبر جرائم سیل (چنئی) کا ڈی جی پی بنایا گیا ہے۔ ملناڈو کوآپریٹو ملک پروڈیوسر ایسوسی ایشن کے چیف وجلنس افسر راجیو کمار کو ٹریننگ پولیس ڈائریکٹر جنرل (چنئی) بنایا گیا ہے۔

بابری مسجد فیصلے اور پلیسز آف ورشپ ایکٹ 1991 پر

تحقیقی رپورٹ جاری

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کا ذیلی ادارہ جسٹس اینڈ ایمپاورمنٹ آف مائناریٹیز اور ساؤتھ ایشین مائناریٹیز لائیر ایسوسی ایشن (ساملہ) کے اشتراک سے ڈپٹی اسپیکر ہال، کانسٹی ٹیوشن کلب آف انڈیا، نئی دہلی میں ایک اہم پروگرام منعقد ہوا جس میں بابری مسجد فیصلے اور عبادت گاہ ایکٹ 1991 پر تحقیقی رپورٹ کا اجراعمل میں آیا۔ پروگرام کی صدارت جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے کی جس میں ملک کے ممتاز سینئر وکلاء، ماہرین قانون، سابق جج صاحبان اور اسکالرس نے شرکت کی۔ جاری کردہ رپورٹ میں یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ عبادت گاہ ایکٹ 1991 ہندوستان کے سیکولر ڈھانچے، مذہبی ہم آہنگی اور آئینی استحکام کے تحفظ کے لیے مرکزی حیثیت کا حامل ہے تاکہ تاریخ کے جھگڑوں کو زندہ نہ کیا جا سکے۔ رپورٹ میں سپریم کورٹ کے اہم فیصلوں خصوصاً اسماعیل فاروقی مقدمہ (1994) اور ایم صدیق (ایودھیا فیصلہ 2019) کا تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ اسماعیل فاروقی مقدمہ میں مسجد کو اسلام کا لازمی جز قرار نہ دینے والی تعبیر نے بعد کے مقدمات پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایودھیا فیصلہ 2019 میں عدالت نے بابری مسجد کی شہادت کو غیر قانونی قرار دینے کے باوجود متنازع زمین عقیدے کی بنیاد پر ہندو فریق کے حوالے کر دی۔ رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ عبادت گاہ ایکٹ 1991 پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے اور سیکولرازم و مذہبی مساوات کے اصولوں کو مزید مستحکم کیا جائے۔ رپورٹ کی رسمِ اجرا کے بعد صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ بابری مسجد فیصلے پر ایک سنجیدہ اور تنقیدی مطالعے کی سخت ضرورت تھی تاکہ آنے والی نسلیں یہ دیکھ سکیں کہ ایک طبقے نے اس فیصلے کو مختلف زاویے سے دیکھتے ہوئے اپنے موقف کو علمی اور آئینی انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ مولانا مدنی نے کہا کہ یہ رپورٹ دراصل ہندوستان کے سیکولر تشخص، آئینی اقدار اور باہمی ہم آہنگی کے تحفظ کی ایک سنجیدہ اور مخلصانہ کوشش ہے۔ بابری مسجد مقدمے میں یہ کہیں ثابت نہیں ہوا کہ مسجد کسی مندر کو منہدم کر کے تعمیر کی گئی تھی، بلکہ خود سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے کے پیراگراف 788 اور اس کے بعد کے حصوں میں واضح کیا کہ اس دعوے کے حق میں کوئی قطعی ثبوت موجود نہیں۔

کیا این ٹی اے کی ایکسپرٹ منیشا مندھارے نے کرایا نیٹ کا پیپر لیک؟ سی بی آئی نے کیا گرفتار

پونے: 'نیٹ-یو جی 2026' پیپر لیک معاملے میں سی بی آئی نے بوٹنی کی سینئر ٹیچر اور مبینہ ماسٹر مائنڈ منیشا مندھارے کو گرفتار کرلیا ہے۔ جانچ میں کچھ حیران کر دینے والے انکشافات ہوئے ہیں، جس کے بعد یہ گرفتاری عمل میں آئی۔ سی بی آئی کے مطابق منیشا مندھارے کو این ٹی اے نے 'نیٹ-یو جی 2026' امتحانی عمل میں ایکسپرٹ کے طور پر مقرر کیا تھا۔ اسی وجہ سے اسے بوٹنی اور زولوجی کے سوالناموں تک مکمل رسائی حاصل تھی۔ جانچ میں سامنے آیا ہے کہ اپریل 2026 کے دوران اس نے پونے کی منیشا واگھمارے کے ذریعے کئی نیٹ امیدواروں کو جوڑا تھا۔ پولیس منیشا واگھمارے کو پہلے ہی 14 مئی کو گرفتار کر چکی ہے۔ سی بی آئی کی جانچ میں پتہ چلا ہے کہ مندھارے اپنے پونے واقع گھر پر طلبا کے لیے خصوصی کوچنگ کلاسیں چلاتی تھی۔ ان کلاسز میں اس نے بوٹنی اور زولوجی کے کئی ممکنہ سوال طلبا کو بتائے، انہیں نوٹ بک میں لکھوایا اور کتابوں میں نشان بھی لگوائے۔ جانچ میں پایا گیا کہ ان سوالوں میں سے بیشتر سوال 3 مئی 2026 کو منعقد ہونے والے اصل نیٹ-یو جی امتحان کے پرچے سے مطابقت رکھتے تھے۔ سی بی آئی نے بتایا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ملک بھر میں 6 مقامات پر چھاپے مارے گئے ہیں۔ اس دوران کئی اہم دستاویزات، لیپ ٹاپ، بینک اسٹیٹمنٹ اور موبائل فون ضبط کیے گئے ہیں۔ اب ان تمام الیکٹرانک اور دستاویزی ثبوتوں کی گہرائی سے جانچ کی جارہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ یہ معاملہ وزارت تعلیم کے محکمۂ اعلیٰ تعلیم کی شکایت کے بعد 12 مئی 2026 کو سی بی آئی نے درج کیا تھا۔ مقدمہ درج ہوتے ہی کئی خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئیں اور ملک بھر میں چھاپہ ماری شروع کر دی گئی۔ سی بی آئی نے بتایا کہ اب تک اس معاملے میں دہلی، جے پور، گروگرام، ناسک، پونے اور اہلیانگر سے مجموعی طور پر 9 ملزمان کو گرفتار کیا جاچکا ہے۔ ان میں سے 5 ملزمان کو عدالت میں پیش کر کے 7 دن کی پولیس ریمانڈ پر لیا گیا ہے۔ وہیں، جمعہ کو گرفتار کیے گئے 2 ملزمان کو پونے کی عدالت میں پیش کرنے کے بعد ٹرانزٹ ریمانڈ پر دہلی لایا گیا ہے۔ جانچ ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ اب تک کی تفتیش میں کیمسٹری اور بایولوجی پیپر لیک کے اصل ذریعہ کا پتہ چل چکا ہے۔ ساتھ ہی ان دلالوں کی بھی شناخت ہوگئی ہے، جنہوں نے لاکھوں روپے لے کر طلبا کو اُن خصوصی کلاسوں تک پہنچایا، جہاں امتحان میں آنے والے سوالات پہلے سے بتائے جارہے تھے۔ سی بی آئی کا کہنا ہے کہ معاملے کی جانچ کے سلسلے میں چھاپہ ماری جاری ہے۔ اس معاملے میں کئی افراد سے پوچھ گچھ جاری ہے۔ جانچ مکمل غیر جانب دارانہ اور پیشہ ورانہ انداز میں کی جارہی ہے اور یہ عمل جاری رہے گا۔ اس معاملے میں کیمسٹری کے لیکچرر پی وی کلکرنی اور بوٹنی کی ٹیچر منیشا گروناتھ، دونوں کو این ٹی اے نے نیٹ-یو جی 2026 امتحانی عمل میں ایکسپرٹ کے طور پر مقرر کیا تھا۔ دونوں نے ہی پیپر لیک کرنے کے لیے پونے کی رہنے والی منیشا واگھمارے نامی خاتون کا سہارا لیا تھا۔ منیشا واگھمارے نے ہی نیٹ کی تیاری کرنے والے خوش حال خاندانوں کے طلبا کو جمع کیا تھا۔ اس کے بعد ایک خصوصی کلاس پی وی کلکرنی کے لیے اور ایک خصوصی کلاس منیشا رگھوناتھ کے لیے چلائی گئی۔ انہی خصوصی کلاسوں میں پیپر لیک کیا گیا۔ منیشا واگھمارے اب اس پیپر لیک معاملے میں ایک اہم کڑی بن چکی ہے۔ منیشا کا اکاؤنٹ بھی منجمد کر دیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق اس کیس میں ایک اور بڑی گرفتاری کا امکان ظاہر کیا جارہا ہے۔

'پیپر لیک نوجوانوں کے ساتھ بڑا ظلم'، راہل گاندھی نے پی ایم مودی سے وزیر تعلیم کا استعفیٰ طلب کیا

نئی دہلی: لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے نیٹ پیپر لیک معاملہ پر مرکز کی مودی حکومت پر آج ایک بار پھر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلسل ہونے والے پیپر لیک نے ملک کے تعلیمی نظام کو شدید نقصان پہنچایا ہے اور لاکھوں نوجوانوں کے مستقبل کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ انہوں نے یہ بیان ایک ویڈیو پیغام دیا ہے اور ساتھ ہی وزیر اعظم نریندر مودی سے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ راہل گاندھی نے ویڈیو پیغام میں کہا ہے کہ "تقریباً 22 لاکھ طلبا کی محنت اور کوششیں ضائع ہوگئی ہیں۔ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے خود کو پیپر لیک معاملے سے الگ بتاتے ہوئے کہا کہ ان کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، جبکہ طلبا اور سرپرستوں میں شدید ناراضگی پائی جارہی ہے۔" انہوں نے دعویٰ کیا کہ ملک میں اب تک 80 مرتبہ پیپر لیک کے واقعات ہو چکے ہیں، جس کی وجہ سے تقریباً 2 کروڑ نوجوانوں کا مستقبل متاثر ہوا ہے۔ راہل گاندھی نے یہ بھی کہا کہ یہ صرف انتظامی ناکامی نہیں، بلکہ تعلیمی نظام کے اندر موجود ایک بڑے نیٹورک کا نتیجہ ہے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے الزام عائد کیا کہ آر ایس ایس اور بی جے پی سے وابستہ افراد کو یونیورسٹیوں میں مقرر کیا جارہا ہے اور اسی وجہ سے تعلیمی اداروں کی ساکھ کمزور ہوئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص آر ایس ایس سے وابستہ ہے تو اسے وائس چانسلر جیسے اہم عہدوں پر مقرر کیا جاتا ہے، اس کے منفی نتائج سامنے آرہے ہیں۔ راہل گاندھی نے کہا کہ تعلیمی نظام کو پیسہ کمانے کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔ آر ایس ایس-بی جے پی اور ان سے وابستہ افراد کا ایک گٹھ جوڑ تعلیمی اداروں کے اندر کام کررہا ہے، جس نے پورے نظام کو تباہ کردیا ہے۔

این ٹی اے کے ہیڈکوارٹر پر این ایس یو آئی کا زبردست احتجاج، وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے استعفیٰ کا مطالبہ

نئی دہلی: نیٹ پیپر لیک اور امتحان منسوخ کیے جانے کے خلاف ہفتے کے روز اوکھلا میں واقع نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کے ہیڈکوارٹر پر این ایس یو آئی نے زبردست احتجاج کیا۔ قومی صدر ونود جاکھڑ کی قیادت میں کانگریس کی طلبہ تنظیم سے وابستہ نوجوانوں نے احتجاج درج کراتے ہوئے احاطے کے اندر گھسنے کی کوشش کی۔ این ٹی اے کے طریقہ کار، امتحانی عمل میں مسلسل سامنے آنے والی بے ضابطگیوں اور امیدواروں کے مستقبل کے ساتھ ہو رہے کھلواڑ کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کرنے اور این ٹی اے کے ڈائریکٹر جنرل کو ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا۔ مظاہرے کے دوران این ایس یو آئی کارکنوں کے ہاتھوں میں جو پلے کارڈز تھے، وہ امتحانی نظام پر سنگین سوالات اٹھا رہے تھے۔ تختیوں پر 'ڈاکٹر کی ڈگری بکاؤ ہے' اور 'طلبہ کی موت کا ذمہ دار کون' جیسے نعرے لکھے ہوئے تھے۔ طلبہ کا الزام ہے کہ امتحان منعقد کرانے والا ادارہ این ٹی اے مکمل طور سے طرح ناکام ہو چکا ہے اور وہ ملک کے 22 لاکھ سے زیادہ طلبہ کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کر رہا ہے۔

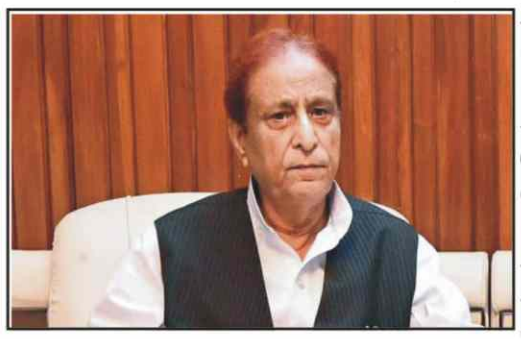

24 گھنٹوں میں 4 بچوں کی خودکشی، کانگریس نے 'نیٹ پیپر لیک' سے پیدا حالات پر شدید فکر کا کیا اظہار

نئی دہلی: "مودی حکومت اور این ٹی اے کی ناکامی سے نیٹ کا پیپر لیک ہوگیا، جس کے سبب لاکھوں طلبا ذہنی تناؤ سے نبرد آزما ہیں۔ افسوسناک یہ ہے کہ حکومت کے بدعنوان سسٹم کی وجہ سے کچھ طلبا نے اپنی جان دے دی، جو مودی حکومت کے تعلیمی نظام پر داغ ہے۔" یہ بیان کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر دیا ہے، کیونکہ نیٹ پیپر لیک کے بعد بھلے ہی حکومت نے از سر نو امتحان لینے کا اعلان کر دیا ہے، لیکن اس سے طلبا شدید ذہنی دباؤ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ راہل گاندھی نے تو اپنے ایک بیان میں نیٹ پیپر لیک کو طلبا پر ظلم قرار دیا ہے۔ پیپر لیک کے خلاف کانگریس کی طلبا تنظیم این ایس یو آئی نے قومی صدر ونود جاکھڑ کی قیادت میں کینڈل مارچ بھی نکالا۔ اس دوران ذہنی دباؤ کے سبب مبینہ طور پر خودکشی کرنے والے طلبا کو خراج عقیدت بھی پیش کیا گیا۔ راجستھان اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد ٹیکا رام جولی نے پیپر لیک کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی کے پرانے وعدے کی یاد دلائی ہے۔ انھوں نے اپنے ایک ویڈیو پیغام میں کہا کہ "نریندر مودی نے راجستھان میں کہا تھا، میں نوجوانوں کا مستقبل برباد نہیں ہونے دوں گا۔ انھوں نے نوجوانوں سے بڑے بڑے وعدے کیے تھے۔ لیکن جب نیٹ کا پیپر لیک ہوگیا، بچے خودکشی کر رہے ہیں، تب نریندر مودی ایک لفظ نہیں بول رہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کی مدت کار میں لگاتار پیپر لیک ہو رہے ہیں۔

پرتیک یادو کی باقیات پاکیزہ ندی گنگا کے حوالے

پھوٹ پھوٹ کر روئیں اپرنا یادو، بابا رام دیو بھی تھے موجود

اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور سماجوادی پارٹی کے سرپرست مرحوم ملائم سنگھ یادو کے فرزند اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کے بھائی پرتیک یادو کی باقیات (ہڈیاں) ہفتہ کے روز ہریدوار کے وی آئی پی گھاٹ پر مکمل سناتن رسم و رواج کے ساتھ گنگا میں سپردِ آب کر دی گئیں۔ تیرتھ پروہت پنڈت شلیش موہن پانڈے نے ویدک منتروں کو پڑھا اور اس کے ساتھ 'استھی وسرجن' کی مذہبی رسم مکمل کرائی۔ قابل ذکر ہے کہ پرتیک یادو کا گزشتہ 13 مئی کو لکھنؤ میں کارڈیو-ریسپائریٹری کولیپس (پھیپھڑوں میں خون کا لوتھڑا جم جانے) کے باعث اچانک انتقال ہوگیا تھا۔ ہفتہ کے روز پرتیک یادو کی استھیاں لے کر ان کی اہلیہ اور بی جے پی لیڈر اپرنا یادو، بیٹیاں پرتیا اور پدمجا، سسر اروند سنگھ بشٹ اور سالے امن سنگھ بشٹ ہوائی راستے سے دہرادون کے جولی گرانٹ ایئرپورٹ پہنچے۔ جولی گرانٹ سے خاندان کے افراد سیدھا ہریدوار کے وی آئی پی گھاٹ پہنچے، جہاں پرتیک یادو کی روح کے سکون کے لیے دعا کی گئی اور استھیوں کو گنگا کے حوالے کر دیا گیا۔ استھی وسرجن کے اس انتہائی جذباتی لمحے میں یوگ گرو بابا رام دیو بھی خصوصی طور پر وی آئی پی گھاٹ پر موجود رہے۔ بابا رام دیو نے غمزدہ خاندان کے افراد کے ساتھ مل کر گنگا کی لہروں میں استھیوں کا وسرجن کرایا۔ انہوں نے اپرنا یادو اور ان کی بیٹیوں کو تسلی دی اور ایشور سے اس ناقابل برداشت غم کو برداشت کرنے کی طاقت عطا کرنے کی دعا کی۔ اس دوران نیتا جی ملائم سنگھ یادو کے کئی پرانے حامی اور کارکنان بھی خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے گھاٹ پر موجود رہے۔

اعظم خان ایک اور کیس میں قصوروار قرار، 2019 لوک سبھا انتخابات کے دوران دیئے گئے بیان پر عدالت نے سنائی 2 سال کی سزا

لکھنو: اتر پردیش کے سابق کابینہ وزیر اور سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے سینئر لیڈر محمد اعظم خان کو مقامی عدالت سے ایک اور معاملے میں بڑا جھٹکا لگا ہے۔ رامپور کی خصوصی عدالت نے انہیں 2019 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران دیے گئے مبینہ متنازعہ 'تنخواہ دار' بیان کے معاملے میں قصوروار ٹھہرایا ہے۔ رام پور ایم پی ایم-ایل اے کورٹ نے ہفتے کو معاملے کی سماعت مکمل کرتے ہوئے اعظم خان کو قصوروار قرار دیا۔ یہ معاملہ 2019 میں لوک سبھا انتخابی مہم کے دوران اس وقت کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈی ایم) کے خلاف کیے گئے مبینہ قابل اعتراض ریمارکس سے متعلق ہے۔ اعظم خان پر ایک انتخابی ریلی میں اس وقت کے ڈی ایم کے بارے میں متنازعہ اور دھمکی آمیز تبصرہ کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ اس بیان کے بعد اعظم خان کے خلاف ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی سمیت متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اطلاعات کے مطابق اعظم خان لوک سبھا انتخابات میں سماجوادی پارٹی کے امیدوار تھے۔ وہ بھوٹ تھانہ علاقے میں انتخابی مہم کے لیے پہنچے تھے۔ اس دوران ان کی ایک تقریر وائرل ہوگئی۔ جس میں وہ اس وقت کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو نشانہ بناتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ویڈیو کے مطابق اعظم خان نے کہا کہ وہ (ڈی ایم) تنخواہ دار ملازم ہیں، ان سے مت ڈرو، انہیں کے ساتھ اتحاد کیا ہے جو جوتے صاف کرا لیتی ہیں، انشاء اللہ، میں الیکشن جیتنے کے بعد ان سے جوتے صاف کرواؤں گا۔ اس دوران انہوں نے مایاوتی کا بھی ذکر کیا تھا۔ اس بیان کے بعد اعظم خان کے خلاف نفرت انگیز تقریر اور ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ کی خلاف ورزی کے سنگین الزامات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ رامپور کی خصوصی ایم پی/ایم ایل اے کورٹ میں اس کیس کی سماعت طویل عرصے سے چل رہی تھی۔ دونوں طرف سے دلائل سننے اور گواہوں کے بیانات ریکارڈ کرنے کے بعد عدالت نے آج اعظم خان کو مجرم قرار دیا۔ عدالت نے اعظم خان کو قصوروار قرار دیتے ہوئے 2 سال قید کی سزا سنائی ہے، ان پر 5000 روپے کا جرمانہ بھی لگایا گیا ہے۔ رام پور کی ایم پی/ایم ایل اے اسپیشل کورٹ مجسٹریٹ ٹرائل شوبھت بنسل کی عدالت نے خان کو قصوروار قرار دیتے ہوئے فیصلہ سنایا۔ اعظم خان کو اس سے قبل بھی کئی مقدمات میں سزا سنائی جا چکی ہے اور وہ مختلف مقدمات میں ٹرائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ اعظم خان اس وقت جیل میں ہے۔

مودی حکومت میں 'امرت کال' بھرتی امتحان طلبہ کے لیے 'مرت کال' ثابت ہو رہا ہے: ملکارجن کھڑگے

نئی دہلی: کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے نیٹ امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں اور اس کے بعد صدمے کے باعث کئی طلبہ کی خودکشی کے معاملے پر مودی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اس تعلق سے ایک طویل پوسٹ کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "مودی حکومت میں 'امرت کال' بھرتی-امتحان کے طلبہ کے لیے 'مرت کال' ثابت ہو رہا ہے۔ خبروں کے مطابق کئی طلبہ اور طالبات نے نیٹ پیپر لیک ہونے کے صدمے کے باعث خودکشی کر لی ہے۔ لکھیم پور کھیری کے رتک مشرا، دہلی کی 20 سالہ انشکا پانڈے، راجستھان کے جھنجھنو سے پردیپ میگھوال اور گوا میں رہ رہے بنگلورو کے طلبہ سب نے یہ انتہائی قدم اٹھایا ہے۔" اپنی 'ایکس' پوسٹ میں کانگریس لیڈر خودکشی کرنے والے طلبہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ "کسی نے بچپن سے خواب دیکھا، کسی نے خاندان کی امیدوں کے لیے سب کچھ داؤ پر لگا دیا، سالوں تیاری کی، لیکن مودی حکومت کے بدعنوان اور نکمے نظام نے ان کے خوابوں کو روند دیا۔" ملکارجن کھڑگے کے مطابق مودی راج میں 90 سے زائد پیپر لیک ہو چکے ہیں۔ 9 کروڑ سے زائد طلبہ اور ان کے خاندان متاثر ہوئے ہیں۔ بے روزگاری کی آگ پہلے ہی نوجوانوں کا مستقبل برباد کر رہی ہے۔ بی جے پی کی سرپرستی میں چلنے والا پیپر لیک مافیا حکومت کے منصفانہ اور شفاف طریقے سے امتحانات کرانے کے دعووں کی دھجیاں اڑا رہا ہے۔

آئی ڈی ایف سی فرسٹ بینک گھوٹالہ: 5 آئی اے ایس افسران کے خلاف سی بی آئی تفتیش کو ہریانہ حکومت کی منظوری

پنچکولہ: ہریانہ حکومت نے 590 کروڑ روپے کے آئی ڈی ایف سی فرسٹ بینک گھوٹالہ معاملے میں 5 آئی اے ایس افسران کے کردار کی تحقیقات کے لیے سی بی آئی کو اجازت دے دی ہے۔ حکومت نے انسداد بدعنوانی ایکٹ کی دفعہ 17اے کے تحت تحقیقات کی اجازت دی ہے۔ اس منظوری کے بعد اب سی بی آئی متعلقہ افسران سے پوچھ تاچھ کر سکے گی اور ان کے کردار کی گہرائی سے جانچ کرے گی۔ واضح رہے کہ کوئی بھی پولیس افسر مجاز اتھارٹی کی پیشگی اجازت کے بغیر کسی سرکاری ملازم کی طرف سے مبینہ طور پر کیے گئے کسی بھی جرم کی تفتیش یا چھان بین نہیں کر سکتا۔ سی بی آئی نے ملزمان کے انکشافات اور تحقیقات میں سامنے آئے حقائق کی بنیاد پر آئی اے ایس افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ تحقیقاتی ایجنسی اب ان انتظامی منظوریوں کی بھی تحقیقات کرے گی، جن کے ذریعہ سرکاری محکموں کے پیسے پرائیویٹ بینکوں میں جمع کرائے گئے تھے۔ سی بی آئی نے بینک گھوٹالے کے سلسلے میں گزشتہ جمعرات کو چنڈی گڑھ اور پنچکولہ میں کئی مقامات پر تلاشی مہم چلائی تھی اور مبینہ دھوکہ دہی سے متعلق مالیاتی ریکارڈ اور ڈیجیٹل ثبوت ضبط کیے تھے۔ بتایا جا رہا ہے کہ آئی ڈی ایف سی فرسٹ بینک اور اے یو اسمال فنانس بینک کے کچھ افسران ہریانہ حکومت کے افسران کے ساتھ مل کر سرکاری فنڈز کے غلط استعمال کی سازش رچی۔ الزام ہے کہ فرضی طریقوں سے سرکاری رقم کا غبن کیا گیا۔

ممتا حکومت نے 69.1 کروڑ ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی سرٹیفکیٹ کیا تھا جاری، سویندو حکومت نے جانچ کا دیا حکم

کولکتہ: مغربی بنگال کی سویندو حکومت نے 2011 سے جاری تمام 69.1 کروڑ درج فہرست ذات (ایس سی)، درج فہرست قبائل (ایس ٹی) اور دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے سرٹیفکیٹس کی دوبارہ تصدیق کرنے کے لیے ضلع مجسٹریٹس کو ہدایات دی ہیں۔ گزشتہ کچھ برسوں میں دستاویزات کی صداقت پر سوال اٹھے ہیں، جس کی وجہ سے سویندو حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ محکمۂ بہبود پسماندہ طبقات (بی سی ڈبلیو) کے سکریٹری کی جانب سے جاری ایک حکم میں کہا گیا ہے کہ "آپ جانتے ہیں کہ 2011 سے تقریباً 69.1 کروڑ ذاتی سرٹیفکیٹ جاری کیے گئے ہیں۔ اب یہ دیکھا گیا ہے کہ 2011 سے جاری کیے گئے بعض ذاتی سرٹیفکیٹوں کی صداقت اور اصلیت پر مختلف فریقوں کی جانب سے سوال اٹھائے گئے ہیں۔" حکم میں مزید کہا گیا ہے کہ تمام ذیلی ڈویژنل افسران سرٹیفکیٹ جاری کرنے والے حکام کو تمام ذاتی سرٹیفکیٹس کی دوبارہ تصدیق کرنے کے احکامات دیں۔ 'ٹیلیگراف' آن لائن کی رپورٹ کے مطابق ریاستی انتظامیہ کے ذرائع نے بتایا کہ گزشتہ چند برسوں میں کئی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ ان شکایات میں بتایا گیا ہے کہ سابق ترنمول کانگریس حکومت نے نااہل افراد کو ان کے پس منظر کی تصدیق کیے بغیر درج فہرست ذات (ایس سی)، درج فہرست قبائل (ایس ٹی) اور دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے سرٹیفکیٹ جاری کیے تھے۔ 2021 کے اسمبلی انتخابات سے عین قبل سابقہ حکومت نے جنگل محل میں اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لیے نااہل افراد کو ذاتی سرٹیفکیٹس جاری کیے۔ بی جے پی نے 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں کئی سیٹیں جیتی تھیں۔ یہ سلسلہ حکومت کے 2020 میں 'دوارے سرکار' پروگرام کے بعد شروع ہوا۔ بی سی ڈبلیو محکمہ کے پاس دستیاب ریکارڈ کے مطابق 'دوارے سرکار' کیمپوں میں موصول درخواستوں کی بنیاد پر تقریباً 8.47 لاکھ سرٹیفکیٹ جاری کیے گئے تھے، جن میں 51.32 لاکھ درج فہرست ذات کے سرٹیفکیٹ، 65.6 لاکھ درج فہرست قبائل کے سرٹیفکیٹ اور 64.8 لاکھ دیگر پسماندہ طبقات کے سرٹیفکیٹ شامل ہیں۔ ایک افسر نے بتایا کہ نااہل افراد کو سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے الزامات اُس وقت سامنے آنے لگے، جب اُس وقت کی حکومت کے اعلیٰ افسران نے ذاتی سرٹیفکیٹس جاری کرنے والے ایس ڈی اوز کو 'دوارے سرکار' کی درخواستوں کی بنیاد پر جلد بازی میں سرٹیفکیٹس جاری کرنے کا حکم دیا۔ دباؤ کے سبب جانچ اور تصدیق نہیں ہو سکی، جس کے نتیجے میں کئی نااہل افراد کو ذاتی سرٹیفکیٹ مل گئے۔ معاملہ اُس وقت مزید سنگین ہو گیا جب حکومت نے نااہل افراد کو جاری کیے گئے سرٹیفکیٹس کی بنیاد پر دوسری نسل کے لیے بھی ذاتی سرٹیفکیٹ جاری کرنا شروع کر دیا۔

آندھرا پردیش: تیسرے بچے پر 30 ہزار اور چوتھے بچے پر ملیں گے 40 ہزار روپے

آبادی بڑھانے کے لیے وزیر اعلیٰ کا اعلان

سری کولم: آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرا بابو نائیڈو نے ریاست میں گھٹتی آبادی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے ایک بڑا قدم اٹھانے کا فیصلہ لیا ہے۔ سری کاکولم ضلع کے نرساں پیٹا میں ایک پروگرام سے خطاب کے دوران وزیر اعلیٰ نائیڈو نے تیسرے بچے کی پیدائش پر 000,30 روپے اور چوتھے بچے کی پیدائش پر 000,40 روپے دینے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اس منصوبے کو منظوری دے دی ہے اور اگلے ایک ماہ میں اس کی مکمل تفصیلات جاری کی جائیں گی۔ وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو نے 'سورن آندھرا-سوچھ آندھرا' پروگرام کے دوران کہا کہ "میں نے ایک نیا فیصلہ لیا ہے۔ تیسرے بچے کی پیدائش کے فوراً بعد 000,30 روپے اور چوتھے بچے کے لیے 000,40 روپے دیے جائیں گے۔ کیا یہ اچھا فیصلہ نہیں ہے؟" اگرچہ چندرا بابو پہلے آبادی پر قابو پانے کی بات کرتے رہے ہیں، لیکن اب ان کا کہنا ہے کہ وقت بدل گیا ہے اور سماج کو شرح پیدائش بڑھانے کے لیے مل کر کام کرنا چاہیے۔ دراصل وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو کا یہ تازہ اعلان دوسرے بچے کی پیدائش پر 000,25 روپے کی ترغیبی رقم دینے کی پہلے والی تجویز کے بعد سامنے آیا ہے۔ اس سے قبل 5 مارچ کو انہوں نے اسمبلی کو بتایا تھا کہ ریاستی حکومت دوسرے بچے والے جوڑوں کو 000,25 روپے کی ترغیبی رقم دینے پر غور کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو نے کہا کہ آج کل کئی جوڑے اپنی آمدنی بڑھنے کے بعد صرف ایک بچہ ہی رکھنا پسند کر رہے ہیں۔ وہیں کچھ خاندان دوسرے بچے کے بارے میں تبھی سوچتے ہیں جب پہلا بچہ لڑکا نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس کی وجہ سے ریاست کی آبادی میں اضافے کی شرح مسلسل کم ہو رہی ہے۔ انھوں نے 1.2 کے ری پلیسمنٹ لیول ٹوٹل فرٹیلٹی ریٹ (ٹی ایف آر) کو برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ بعد میں وزیر صحت ستیہ کمار یادو نے بتایا کہ حکومت نے تیسرے اور اس سے زیادہ بچوں والے خاندانوں کو بھی یہ فائدہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو نے کہا کہ کسی بھی سماج کی آبادی کو مستحکم رکھنے کے لیے کل شرح افزائش یعنی ٹی ایف آر کا 1.2 ہونا ضروری مانا جاتا ہے۔ اگر یہ شرح اس سے نیچے چلی جاتی ہے تو مستقبل میں معمر آبادی بڑھنے لگتی ہے اور کام کرنے والی نوجوان آبادی کم ہو جاتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دنیا کے کئی ممالک میں گھٹتی آبادی اور بڑھتی معمر آبادی اقتصادی ترقی کے لیے بڑا چیلنج بن چکی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر وقت رہتے اقدامات نہ کیے گئے تو ہندوستان کی کچھ ریاستوں میں بھی ایسی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے۔

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
17 May 2026

ورقِ تازہ
17 May 2026 اداریہ

ایثار و قربانی کا مہینہ

اسلامی تقویم کا آخری ماہِ محترم، ذوالحجہ، چاند کی گردش یا کسی سالانہ تہوار کی آمد کا نام نہیں ہے، یہ انسانی تاریخ کی اس عظیم فکری اور روحانی وراثت سے تجدیدِ عہد کا استعارہ ہے، جس کی بنیاد خالص ایثار، تسلیم و رضا اور غیر مشروط قربانی پر استوار کی گئی تھی۔ آج کے اس مادہ پرست، مشینی اور استحصالی عہد میں، جہاں جدید انسان اپنی انانیت، تکبر اور مفادات کے طواف میں گم ہو چکا ہے، ذوالحجہ کے یہ ابتدائی ایام ہمیں ایک انتہائی کڑے اور تلخ آئینے کے سامنے کھڑا کر دیتے ہیں۔ یہ مہینہ ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اپنی زندگی کے مقاصد، ترجیحات اور بندگی کے معیارات کا ازسرِنو اور بے رحم احتساب کریں۔ اس مبارک مہینے کی سب سے بڑی اور انقلابی علامت حج کا عالمی اجتماع ہے۔ حج محض چند مخصوص جغرافیائی مقامات کی زیارت یا مناسک کی مشینی ادائیگی تک محدود نہیں، بلکہ یہ انسانی مساوات، آفاقی اخوت اور توحید کا وہ عظیم ترین عمرانی چارٹر ہے، جہاں رنگ، نسل، زبان، شہریت اور طبقاتی امتیاز کے تمام فرسودہ بت پاش پاش ہو جاتے ہیں۔ احرام کے دو اَن سلے کپڑے دراصل اس تکبر کا کفن ہیں جو انسان نے اپنے مال، منصب اور خاندانی وجاہت کے زعم میں اوڑھ رکھا ہے۔ جب لاکھوں انسان ایک ہی لباس میں ملبوس ہو کر ربِ کعبہ کے حضور حاضر ہوتے ہیں، تو یہ ہجوم دراصل انسان کو اس کی زمینی حقیقت، فانی وجود اور آخری انجام کی یاد دلاتا ہے۔ تاہم، میدانِ عرفات کا وہ عظیم الشان اجتماع آج کی منقسم اور ٹکڑوں میں بٹی ہوئی امت کے لیے ایک سوالیہ نشان بھی ہے۔ ایک طرف ہم کعبے کے گرد ایک مرکز پر جمع ہونے کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں، اور دوسری طرف عالمی سیاست، معیشت اور سفارت کاری میں ہمارا وجود انتہائی منتشر، کمزور اور بے وزن ہے۔ ایک مرکز پر گھومنے والوں کا عملی زندگی میں مرکز سے کٹ جانا، ہمارے موجودہ فکری زوال کی سب سے بڑی نشانی ہے۔ آج قربانی اور حج کی سعادتیں ایک بہت بڑی، منظم اور منافع بخش انڈسٹری میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ مویشی منڈیوں میں جانوروں کی بولیوں سے لے کر حج و عمرہ کے فائیو اسٹار اور وی آئی پی (VIP) پیکیجز تک، ہر قدم پر سرمائے کا غلبہ اور طبقاتی تقسیم نظر آتی ہے۔ جب بندگی کے سفر کو لگژری خیموں، مہنگے ترین ٹور آپریٹرز اور پروٹوکول کے پیمانوں پر تولا جانے لگے، تو وہاں روحانیت کا دم گھٹ جاتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم نے خدا کے اس دربار میں بھی اپنے دنیاوی طبقات اور مالی حیثیت کو زبردستی مسلط کر دیا ہے، جو اصولی طور پر ان تمام دنیاوی آلائشوں سے بے نیاز اور پاک ہے۔ اس مہینے کا دوسرا، حساس اور ہمارے معاشرتی رویوں سے براہِ راست جڑا ہوا عمل قربانی ہے۔ تاریخِ ابراہیمیؑ ہمیں بتاتی ہے کہ بندگی کی معراج محض جانور کا خون بہانے میں نہیں، بلکہ محبتِ الٰہی کے حضور اپنی سب سے عزیز متاع کو بلا جھجھک قربان کر دینے کے عزم میں پوشیدہ ہے۔ مگر انتہائی دردمندی کے ساتھ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ہم نے اس عظیم فلسفے کو ایک کھوکھلے سماجی تہوار اور محض گوشت خوری کی نمائش میں تبدیل کر دیا ہے۔ آج قربانی کا مقصد تقویٰ کا حصول کم اور اپنے اسٹیٹس کی تشہیر زیادہ بن چکا ہے۔

ڈیجیٹل دور کی اس سستی اور کھوکھلی نمائش نے عبادت کے خلوص کو مزید گہرا زخم دیا ہے۔ طوافِ کعبہ کے دوران کعبے پر نظر رکھنے کے بجائے اسمارٹ فونز کے کیمروں میں خود کو قید کرنا، اور قربانی کے جانور کے ساتھ سیلفیز کا طوفان کھڑا کرنا دراصل اس بات کی علامت ہے کہ ہمارا ہدف اللہ کی رضا سے زیادہ سوشل میڈیا پر لائکس کی بھیک مانگنا بن چکا ہے۔ ہم اپنے عمل کو خالق کی بارگاہ میں پیش کرنے کے بجائے، مخلوق کی ورچوئل عدالت میں پیش کر کے داد کے طلبگار رہتے ہیں۔ یہ وہ روحانی ریاکاری ہے جس نے ہماری عبادات کی تاثیر کو مکمل طور پر سلب کر لیا ہے۔ آج کے اس معاشی حبس کے دور میں قربانی کا حقیقی مفہوم کیا ہے؟ ایک ایسے وقت میں جب مہنگائی کا عفریت عام آدمی کی کمر توڑ چکا ہے، جب بے روزگاری اور معاشی بدحالی کے مارے خطوں میں محنت کش دو وقت کی روٹی کے لیے سسک رہے ہیں، تب شہروں اور قصبوں میں لاکھوں روپے کے جانوروں کی یہ بے ہنگم نمائش ہمارے معاشرتی زوال کی بدترین شکل پیش کرتی ہے۔ ایک پڑوسی اگر فاقہ کشی پر مجبور ہو اور دوسرا محض دکھاوے کے لیے لاکھوں کا خون بہا دے، تو یہ بندگی نہیں، نفس کی غلامی ہے۔ ایک اور انتہائی تکلیف دہ پہلو، جو ہمارے معاشرتی شعور کی خامیوں کو بے نقاب کرتا ہے، وہ قربانی کے ایام میں صفائی اور شہری ذمہ داریوں کا مجرمانہ فقدان ہے۔ جس مذہب نے صفائی کو نصف ایمان قرار دیا ہو، اسی کے ماننے والے عید کے دنوں میں گلی کوچوں اور سڑکوں کو غلاظت کے ڈھیروں اور عارضی مذبح خانوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ آلائشوں کو سڑکوں پر پھینک دینا، خون کے نالے بہانا اور تعفن کا باعث بننا، کیا یہ اس عظیم عبادت کا تقاضا ہے؟ ہم جانور کا خون بہانے کی سنت تو بڑے جوش سے ادا کرتے ہیں، لیکن اپنے پڑوسی اور محلے داروں کو اذیت سے بچانے کی اخلاقی سنت کو یکسر پامال کر دیتے ہیں۔ اس ساری صورتحال کا سب سے تباہ کن اثر اس نئی اور ابھرتی ہوئی نسل پر پڑ رہا ہے، جو عبادات کا یہ مشینی، ریاکارانہ اور نمائشی ماڈل دیکھ کر جوان ہو رہی ہے۔ جب ہم خود ہی قربانی کو محض گوشت کے ذائقوں اور حج کو ایک مہنگے سیاحتی سفر کے طور پر پیش کریں گے، تو ہماری آنے والی نسلیں ان کے پسِ پردہ چھپے ہوئے اخلاقی اور فکری اسباق کو کیسے سمجھیں گی؟ ان کے لیے یہ محض ایک ثقافتی میلہ بن کر رہ جائے گا جس کا ان کی عملی زندگی اور کردار سازی سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ ہمیں اپنی نسلوں کو یہ سکھانا ہوگا کہ یہ شعائرِ اسلام دراصل انسان کی تطہیر اور اس کے اندر کے حیوانی جذبات کو لگام دینے کا ایک مستقل نصاب ہیں۔ ذوالحجہ کے یہ ایام ہم سے محض جانور کے گلے پر چھری چلانے کا تقاضا نہیں کرتے، بلکہ یہ ہم سے اپنے اندر کے تکبر، حرص، نمود و نمائش اور انانیت کے بتوں کو ذبح کرنے کا سخت ترین مطالبہ کرتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم رسومات کی اس اندھی تقلید سے باہر نکلیں اور اپنے اردگرد پھیلے ہوئے ان محروم انسانوں کی خاموش آہوں کو سنیں۔ اگر ہماری قربانی ہمارے اندر ہمدردی، معاشی ایثار اور سادگی پیدا نہیں کر رہی، تو ہمیں اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنا ہوگا کہ ہم نے چھری جانور کے گلے پر چلائی ہے یا اپنی روح پر۔ رسموں کے ہجوم میں روحِ مذہب کو زندہ رکھنا ہی آج کے باشعور انسان کی سب سے بڑی اور حقیقی قربانی ہے۔

سیاسی مسائل کے حل کے لئے سیاسی حکمت عملی کی ضرورت: میرا مطالعہ

مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی

ہندوستان میں مسلمانوں کو جو مسائل درپیش ہیں، وہ کوئی نئے نہیں ہیں، بلکہ اکابر علماء کو اس کا احساس اسی زمانے میں ہو گیا تھا جب آزادی کی لڑائی باہمی اشتراک سے لڑنے کا منصوبہ بنایا، یہی وجہ رہی کہ اس زمانے میں برادران وطن میں سے بڑے قائدین جو تحریک آزادی میں ان کے ساتھ تھے، وہ ان سے بار بار سوال کرتے تھے کہ اس کی وضاحت کی جائے کہ جب ملک آزاد ہوگا تو کیسی حکومت بنے گی؟ چنانچہ ان لوگوں نے اس کی یقین دہانی کرائی کہ جب ملک آزاد ہوگا تو یہاں سبھی کو حقوق دیئے جائیں گے، اس میں آئین کی حکومت نافذ ہوگی اور جمہوری نظام قائم ہوگا، جب ملک کا آزاد ہوا تو ملک کا نقشہ بدل گیا، بدقسمتی سے ملک تقسیم ہو گیا، مسلمان بہت کم تعداد میں رہ گئے، پھر بھی تحریک میں شریک غیر مسلم مجاہدین آزادی نے مسلمانوں کی قربانیوں کے پیش نظر اپنی بات کی لاج رکھی اور جب ملک آزاد ہوا تو یہاں جمہوری نظام قائم کیا، جس میں آئین کو بالادستی حاصل ہے، اس وقت تحریک آزادی میں مسلم تنظیموں میں سے سرگرم دو تنظیمیں تھیں، ایک جمعیت علمائے ہند اور دوسری آل انڈیا مومن کانفرنس۔ حالات کو دیکھتے ہوئے تحریک آزادی میں شریک دونوں تنظیموں نے سیاست سے علاحدگی اختیار کر کے تنظیم کو سماجی اور رفاہی امور کو انجام دینے کا اعلان کیا، کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا کہ مسلمانوں کی تعداد اتنی کم ہے کہ جمہوری نظام میں وہ اپنی سیاست کو بنیاد بنا کر اس ملک میں کامیاب نہیں ہو سکتے ہیں، اس لئے انہوں نے سیاست سے علاحدگی اختیار کر کے برادران وطن کے ساتھ مل جل کر رہنے، قومی یکجہتی کو عام کرنے اور مذہبی رواداری کو مضبوط کرنے پر زور دیا، چنانچہ آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ آزادی کے بعد مسلمانوں کے سامنے بڑے بڑے سیاسی معاملات سامنے آئے، مگر مسلمانوں نے ہر زمانے میں اپنے مسائل کے حل کے لئے حکمت عملی اختیار کی اور سیاسی قائدین کے ساتھ مل کر مسلم مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی اور وہ اس میں کامیاب رہے۔ ایسا نہیں کہ مسلمانوں کے لئے حالات ہمیشہ سازگار رہے، بلکہ ان کے ساتھ اکثر حالات ناموافق رہے، اسی میں مسلمان زندہ رہے ہیں اور حالات کا مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ ہندوستان میں آزادی کے بعد مسلمانوں کے لئے حالات سازگار نہیں رہے، مگر وہ حالات سے کبھی مایوس نہیں ہوئے، بلکہ حالات کا مقابلہ کیا، ہر مسائل کے حل کے لئے الگ الگ حکمت عملی بنائی، دین و شریعت کے تحفظ کے لئے مدارس و مکاتب قائم کئے، سماجی مسائل کے لئے ملی اداروں کو مضبوط کیا، سیاسی حالات کے مقابلے کے لئے سیاسی لیڈروں سے رابطہ مستحکم کیا، یہی وجہ ہے کہ ناسازگار حالات میں بھی وہ مسائل کو حل کرنے میں کامیاب رہے۔ موجودہ وقت میں مسلمان سب سے زیادہ سیاسی معاملات کی وجہ سے پریشان ہیں، حکومت کی جانب سے ایسے ایسے قوانین بنائے جا رہے ہیں، جس کی وجہ سے مسلم سماج کے لوگ دشواریوں سے دو چار ہیں، ان میں سے یوسی سی کا نفاذ، تین طلاق کا جبری نفاذ، وندے ماترم کے لازمی ہونے کا قانون، ماب لنچنگ سے پریشانی، اردو مادری زبان کے مسائل، مدارس، مساجد، قبرستان، اوقاف وغیرہ جیسے مسائل قابل ذکر ہیں، ان میں سے بہت سے مسائل ایسے ہیں جو مسلم پرسنل لا سے متصادم ہیں، جس کی ضمانت ملک کے آئین میں دی گئی ہے۔ مذکورہ مسائل پر ہم نے یہ کہہ کر خاموشی اختیار کر لی ہے کہ ہم ان مسائل کے حل کے لئے قانون کا سہارا لیں گے اور عدالت سے فیصلہ حاصل کریں گے، جبکہ یہ آخری شکل تھی، اس سے پہلے ضرورت اس بات کی تھی اور ہے کہ سیاسی حکمت عملی تیار کی جائے، کیونکہ مذکورہ بالا مسائل جو بھی ہیں، تقریباً ان سبھی کا تعلق سیاست سے ہے، اس لئے اس کو سیاست کے ذریعے حل کرنے کی ضرورت تھی اور ہے، چنانچہ اس کے حل کے لئے مندرجہ ذیل حکمت عملی تیار کی جائے، جسے ماضی میں اختیار کیا گیا، جس کا میں گواہ ہوں۔

(1) کوئی مسئلہ جذباتی بنا کر حل نہیں ہوتا ہے، اس لئے مسائل کو جذباتی نہ بنایا جائے۔

(2) مسائل کو ملک کے آئین اور ملکی قوانین کے اندر حل کیا جائے۔

(3) مسائل کو حتی الامکان سیاسی بنانے سے بچا جائے۔

(4) ناامید ہو جانے پر ہی پریس کانفرنس کا سہارا لیا جائے۔

(5) بالخصوص ذمہ داروں کو اپنے لب و لہجہ کو اپیل کے دائرے میں رکھنا چاہیے۔

(6) حکومت وقت سے ٹکراؤ کے بجائے نزدیکی بنانے کی حکمت عملی پر غور کیا جائے۔

(7) اس کے لئے حکومت سے قریب جو سیاسی لیڈران ہیں، ان سے مدد حاصل کی جائے۔

(8) الگ الگ مسائل پر الگ الگ میمورنڈم تیار کئے جائیں۔

(9) سیاسی لیڈران سے میمورنڈم میں درج مسائل پر گفتگو کی جائے اور ان سے تعاون دینے کی اپیل کی جائے۔

(10) اہم اور با اثر شخصیات پر مشتمل وفد کی تشکیل کی جائے۔

(11) مذکورہ مسائل میں سے جو مسائل جس محکمہ سے متعلق ہو، وفد معاون لیڈران کی معیت میں ان کے وزیر سے اور افسران سے ملاقات کرے اور انہیں مسائل پر افہام و تفہیم کے ذریعے حل کرنے کے لئے راستہ ہموار کرے۔

(12) بہتر ہوگا کہ محکمہ کے وزیر یا وزیر اعلیٰ کو ادارہ میں دعوت دے کر بلایا جائے، وقت لینے کی ذمہ داری پارٹی کے سیاسی لیڈران کو دی جائے، جب وہ آئیں تو عوامی میٹنگ میں ان کے سامنے مسائل پیش کر کے ان سے حل کرنے کی درخواست کی جائے۔

(13) جب مسائل کے حل کی کوئی صورت نظر نہ آئے، پھر عدالت کا سہارا لیا جائے اور قانونی چارہ جوئی کی جائے۔

میں نے اپنی زندگی میں بہت سے نشیب و فراز دیکھے، اکابر علماء، سیاسی لیڈران اور آفیسران کے کام کرنے کے انداز کو دیکھا، جن سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا، مذکورہ بالا تحریر اسی کا خلاصہ ہے، جسے میں نے پیش کیا ہے، اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو شر اور فتنہ سے حفاظت فرمائے۔

☆☆☆☆☆

کمال مولا مسجد بمقابلہ بھوج شالا؟ تاریخی حقائق اور آثارِ قدیمہ کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ

از: مولانا آفتاب اظہر صدیقی، کشن گنج، بہار

وسطی ہند کی ریاست مدھیہ پردیش کے تاریخی شہر دھار میں واقع کمال مولا مسجد حالیہ دنوں میں ایک بار پھر قانونی، سیاسی اور مذہبی تنازع کا مرکز بن چکی ہے۔ عدالتوں میں جاری مقدمات اور مختلف مذہبی گروہوں کے دعووں نے اس تاریخی عمارت کو صرف ایک عبادت گاہ کے مسئلے سے نکال کر ہندوستان کی تاریخ، تہذیب اور نوآبادیاتی ورثے کے بڑے مباحث سے جوڑ دیا ہے۔ ایک طرف اسے راجہ بھوج کے دور سے منسوب "بھوج شالا" اور دیوی سرسوتی کے مندر کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، تو دوسری جانب متعدد مؤرخین، آثارِ قدیمہ کے ماہرین اور تاریخی دستاویزات اس مقام کو ایک قدیم مسجد اور صوفی مرکز قرار دیتے ہیں۔ معروف مؤرخ ڈاکٹر روچیکا شرما نے اس پورے تنازع کا باریک بینی سے جائزہ لیتے ہوئے برطانوی دور کے سروے، فارسی کتبات، آثارِ قدیمہ کی رپورٹس اور نوآبادیاتی ریکارڈز کی روشنی میں جو تحقیق پیش کی ہے، وہ موجودہ بیانیے پر کئی بنیادی سوالات کھڑے کرتی ہے۔ ان کے مطابق اس مقام کی اصل تاریخی شناخت "کمال مولا مسجد" یا "روضۂ قطب کمال" رہی ہے، جب کہ "بھوج شالا" کی اصطلاح دراصل نوآبادیاتی دور کی پیداوار ہے۔

ابتدائی برطانوی ریکارڈ کیا کہتے ہیں؟: کسی بھی تاریخی تنازع کی حقیقت جاننے کے لیے سب سے اہم چیز قدیم ترین دستاویزی شواہد ہوتے ہیں۔ دھار کے اس متنازعہ مقام کے سلسلے میں 19ویں صدی کے برطانوی سروے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ 1822ء میں برطانوی افسر جان میلکم نے دھار کا تفصیلی سروے کیا۔ انہوں نے راجہ بھوج سے متعلق متعدد مقامی روایات اور حکایات کو اپنی تحریروں میں جگہ دی، لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اس عمارت کو نہ کبھی بھوج شالا کہا اور نہ ہی اسے کسی مندر یا درسگاہ سے جوڑا۔ اس کے برعکس، انہوں نے اسے صاف لفظوں میں ایک "خستہ حال مسجد" قرار دیا، جس میں اسلامی طرز کا منبر بھی موجود تھا۔ اسی طرح 1844ء میں ولیم کنکیڈ نے اپنی رپورٹ میں اس مقام کو صوفی بزرگ حضرت کمال الدین مالویؒ کے روضے کے قریب واقع ایک "چھوٹی مسجد" کے طور پر درج کیا۔ ان ابتدائی برطانوی ریکارڈز میں کہیں بھی "بھوج شالا" یا "سرسوتی مندر" کا کوئی ذکر موجود نہیں۔

تعمیراتی مواد کا دوبارہ استعمال حقیقت یا الزام؟: برطانوی افسران نے یہ ضرور نوٹ کیا کہ مسجد کی دیواروں اور ستونوں میں بعض ایسے پتھر اور کتبے استعمال ہوئے ہیں جن پر سنسکرت عبارتیں کندہ ہیں۔ بعد کے برسوں میں اسی نکتے کو بنیاد بنا کر یہ دعویٰ کیا گیا کہ مسجد کسی مندر کو توڑ کر بنائی گئی۔ لیکن تاریخ اور آثارِ قدیمہ کے ماہرین اس استدلال کو کمزور قرار دیتے ہیں۔ قرونِ وسطیٰ کے ہندوستان میں قدیم عمارتوں کے ستون، پتھر اور تعمیراتی اجزاء نئی عمارتوں میں استعمال کرنا ایک عام روایت تھی، جسے علمی اصطلاح میں Spolia کہا جاتا ہے۔ دنیا کی بے شمار قدیم عمارتوں میں یہ طرزِ تعمیر ملتا ہے۔ اس لیے محض پرانے پتھروں یا سنسکرت کتبات کی موجودگی اس بات کا قطعی ثبوت نہیں بن سکتی کہ مسجد کسی مخصوص مندر کو منہدم کر کے اسی جگہ تعمیر کی گئی تھی۔

فارسی کتبات اور اسلامی شناخت: اس مقام کی اسلامی شناخت کے سب سے مضبوط شواہد فارسی کتبے اور تاریخی فرامین ہیں۔ ایپی گرافیہ انڈو مسلمیکا کے 1909-1910 کے ایڈیشن میں اس مقام سے ملنے والے فارسی کتبات کے مستند تراجم شائع کیے گئے۔ ان کتبات کے مطابق اس مقام کی اصل شناخت "روضۂ قطب کمال" تھی، جو حضرت کمال الدین مالویؒ سے منسوب ہے۔ وہ سلسلۂ چشتیہ کے معروف بزرگ اور حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے ممتاز خلفاء میں شمار کیے جاتے ہیں، جنہیں تقریباً 1293ء میں دھار بھیجا گیا تھا۔ اسی طرح ایک اور فارسی کتبہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ 1392ء میں دلاور خان غوری نے اس مسجد کی مرمت اور آرائش کروائی۔ یہ تمام شواہد واضح کرتے ہیں کہ کم از کم چودھویں صدی سے یہ مقام ایک فعال مسجد اور صوفی مرکز کے طور پر موجود تھا۔

فنِ تعمیر کیا بتاتا ہے؟: اگر اس عمارت کا خالص تعمیراتی زاویے سے جائزہ لیا جائے تو اس کا پورا ڈھانچہ اسلامی طرزِ تعمیر کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ ایک ستونوں والی قدیم مسجد (Hypostyle Mosque) ہے، جس کے وسط میں کھلا صحن اور اطراف میں ستون دار برآمدے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ کہ مغربی سمت میں قبلہ رخ محرابیں اور پتھر کا منبر موجود ہے، جو صرف اسلامی عبادت گاہوں کی بنیادی علامات سمجھی جاتی ہیں۔ 19ویں صدی کے برطانوی ماہرین آثارِ قدیمہ نے بھی اسے مسجد ہی کے طور پر تسلیم کیا تھا۔

"بھوج شالا" کا تصور کہاں سے آیا؟: اگر 19ویں صدی تک اس مقام کو مسجد ہی سمجھا جاتا تھا تو پھر "بھوج شالا" کا نظریہ کیسے وجود میں آیا؟ ڈاکٹر روچیکا شرما کے مطابق، اس کی بنیاد نوآبادیاتی دور میں رکھی گئی۔ 1893ء میں آسٹریا کے ماہرِ ہندکیات ایلوئس اینٹن فوہرر نے قیاس آرائی کی کہ مسجد میں نصب سنسکرت کتبے شاید کسی قدیم درسگاہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ بعد میں یہی فوہرر جعلی تحقیقی دعووں اور جھوٹی رپورٹس کے باعث بدنام ہوئے اور انہیں آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا سے استعفیٰ دینا پڑا۔ اس کے بعد 1902ء میں ارنسٹ بارنس نے پہلی مرتبہ اس مقام کو "راجہ بھوج کا مدرسہ" قرار دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان کا یہ دعویٰ بھی محض مقامی مفروضوں پر مبنی تھا، کسی مستند تاریخی ثبوت پر نہیں۔ 1903ء میں پہلی بار ایک سرکاری رپورٹ میں "بھوج شالا" کی اصطلاح استعمال ہوئی، اور یہی وہ مرحلہ تھا جہاں سے اس مقام کی نئی تعبیر کو سرکاری اور عوامی سطح پر فروغ ملا۔

دیوی سرسوتی کے مجسمے کا معاملہ: اس تنازع میں ایک اور اہم دلیل ایک مجسمہ ہے، جسے برطانوی دور میں دھار سے برآمد کر کے برٹش میوزیم منتقل کیا گیا اور بعد میں اسے "بھوج کی سرسوتی" کہا جانے لگا لیکن مؤرخین کے مطابق اس مجسمے کی بنیاد پر کندہ عبارت کا علمی مطالعہ بتاتا ہے کہ یہ دراصل ہندو دیوی سرسوتی نہیں بلکہ جین مذہب کی دیوی "امبیکا" کا مجسمہ تھا۔ مزید یہ کہ اس بات کا کوئی ناقابل تردید ثبوت موجود نہیں کہ یہ مجسمہ اسی مسجد کے احاطے سے برآمد ہوا تھا۔

موجودہ قانونی تنازع اور تاریخی سوالات: کمال مولا مسجد صدیوں تک مسلمانوں کی ایک فعال عبادت گاہ رہی، جہاں بیسویں صدی کے اختتام تک نمازیں ادا کی جاتی رہیں۔ 2003ء میں بڑھتے ہوئے فرقہ وارانہ تناؤ کے بعد آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا نے ایک مشترکہ انتظام نافذ کیا، جس کے تحت جمعہ کے دن مسلمانوں کو نماز اور منگل کے دن ہندوؤں کو پوجا کی اجازت دی گئی۔ تاہم حالیہ عدالتی فیصلوں نے اس تاریخی توازن کو ایک نئے رخ پر لا کھڑا کیا ہے۔ مسلم حلقوں کا موقف ہے کہ اس معاملے میں بھی تاریخ، کتباتی شواہد اور آثارِ قدیمہ کی اصل روح کے بجائے عقیدے اور نوآبادیاتی دور میں تشکیل پانے والے فرضی بیانیے کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ کمال مولا مسجد کا معاملہ محض ایک عمارت کا تنازع نہیں، بلکہ یہ اس سوال سے جڑا ہوا ہے کہ تاریخ کو کس بنیاد پر پڑھا اور سمجھا جائے۔ کیا تاریخی فیصلے مستند دستاویزات، آثارِ قدیمہ اور قدیم ریکارڈز کی روشنی میں ہوں گے، یا پھر بعد کے سیاسی و مذہبی اور فرضی بیانیے تاریخ کی جگہ لے لیں گے؟ دستیاب تاریخی شواہد، فارسی کتبات، برطانوی سروے اور تعمیراتی تجزیے اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں کہ اس مقام کی قدیم اور مستند شناخت "کمال مولا مسجد" ہی رہی ہے، جب کہ "بھوج شالا" کی اصطلاح بیسویں صدی کے آغاز میں نوآبادیاتی مفروضوں کے تحت رائج ہوئی۔ تاریخ صرف عقیدے یا جذبات کا نام نہیں، بلکہ تحقیق، دستاویزات اور غیر جانبدارانہ مطالعے کی متقاضی ہے۔ اور تاریخی دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ کوئی بھوج شالا نہیں، بلکہ ایک قدیم مسجد ہے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ بابری مسجد کی طرح یہ مسجد بھی توحید کے مت والوں سے چھین کر شرک کے سوداگروں کو سونپ دی گئی اور ایک روشن دن کی طرح نظر آنے والی اس تاریخی مسجد کو مندر قرار دے دیا گیا۔

ایس ایس سی امتحان میں نایاب فاطمہ کی شاندار کامیابی

اکولہ: ۱۶ر مئی (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) اکولہ ضلع کے پاتور شہر میں واقع شاہ بابو انگلش اسکول کی ہونہار طالبہ نایاب فاطمہ محمد اعجاز نے ایس ایس سی امتحان مارچ 2026 میں 90.60 فیصد نمبرات حاصل کر کے اسکول میں اول مقام حاصل کیا۔ ان کی شاندار کامیابی پر اسکول اور پورے علاقے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ نایاب فاطمہ کی اس نمایاں کامیابی پر اسکول کے پرنسپل، اساتذہ کرام، سپروائزرز، والدین، دوستوں اور رشتہ داروں نے دلی مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر انہیں مستقبل میں مزید کامیابیوں کے لیے اپنی نیک تمناؤں اور دعاؤں سے بھی نوازا گیا۔ اساتذہ نے بتایا کہ نایاب فاطمہ نے اپنی مسلسل محنت، لگن اور تعلیمی دلچسپی کے باعث یہ نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ ان کی اس کامیابی نے دیگر طلبہ کے لیے بھی ایک بہترین مثال قائم کی ہے اور انہیں مزید محنت کرنے کی ترغیب دی ہے۔ نایاب نے مستقبل میں ڈاکٹر بن کر قوم کی خدمت کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اُن کی کامیابی سے نہ صرف خاندان بلکہ پورے تعلیمی میدان میں بھی فخر و مسرت کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ نایاب فاطمہ کے والد ڈاکٹر محمد اعجاز خواجہ اجمیری ہائی اسکول و جونیئر کالج کھدان میں صدر مدرس کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ والدین اور اساتذہ نے نایاب کی اس تاریخی کامیابی کو محنت، بہترین تربیت اور تعلیمی رہنمائی کا ثمر قرار دیا ہے۔

ہندوستانی سیاست میں مسلمان: ووٹ بینک سے بے وقعت قوم تک

اقتدار کے ایوانوں میں خاموشی، انتخابی میدان میں استعمال آخر مسلمان جائیں تو کہاں جائیں؟

جاوید جمال الدین

ہندوستانی جمہوریت کا سب سے بڑا المیہ شاید یہی ہے کہ یہاں سب سے زیادہ سیاسی طور پر استعمال ہونے والی قوم، سب سے زیادہ سیاسی طور پر بے وزن بھی بنتی جا رہی ہے۔ آج ملک کے کروڑوں مسلمان ایک ایسے دوراہے پر کھڑے ہیں جہاں ان کے ووٹ تو قیمتی ہیں، مگر ان کی نمائندگی بے معنی ہو چکی ہے؛ ان کی تعداد اہم ہے، مگر ان کی سیاسی حیثیت مشکوک؛ ان کے مسائل حقیقی ہیں، مگر ان کی آواز غیر ضروری سمجھی جانے لگی ہے۔ پانچ ریاستوں کے حالیہ اسمبلی انتخابات نے ایک بار پھر اس تلخ حقیقت کو بے نقاب کر دیا ہے کہ ہندوستانی سیاست میں مسلمان اب محض ایک "ووٹ ڈالنے والی مشین" بن کر رہ گئے ہیں۔ کیرالہ میں اگرچہ مسلمانوں نے تقریباً 22 نشستوں پر کامیابی حاصل کی، مغربی بنگال، آسام اور تمل ناڈو میں بھی چند مسلمان چہرے اسمبلی تک پہنچے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ نمائندگی ہندوستان کے 20 کروڑ مسلمانوں کے سیاسی وجود کی ترجمانی کرتی ہے؟ کیا چند نشستوں کی کامیابی پر جشن منانا اس اجتماعی سیاسی زوال کو چھپا سکتا ہے جس کا سامنا پوری قوم کر رہی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستانی سیاست میں مسلمانوں کی حیثیت مسلسل سکڑتی جا رہی ہے۔ ایک زمانہ تھا جب مسلمانوں کے 15 سے 20 فیصد ووٹ حکومتیں بنانے اور گرانے کی طاقت رکھتے تھے۔ سیاسی جماعتیں مسلمانوں کے دروازوں پر دستک دیتی تھیں، ان کے مسائل پر بات ہوتی تھی، ان کے مذہبی، تعلیمی اور سماجی حقوق کا ذکر کیا جاتا تھا۔ لیکن آج حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ مسلمانوں کے ووٹ تو لیے جاتے ہیں، مگر انہیں اقتدار میں شریک کرنا سیاسی "خطرہ" سمجھا جاتا ہے۔ یہ کیسی جمہوریت ہے جہاں مسلمان 70 سے 80 فیصد ووٹ دے کر بھی اسمبلیوں اور پارلیمنٹ میں محض 2 یا 3 فیصد نمائندگی پاتے ہیں؟ یہ کیسا سیکولرزم ہے جہاں مسلمانوں کے نام پر سیاست تو ہوتی ہے، مگر مسلمانوں کو سیاست میں جگہ دینے سے سیاسی جماعتوں کے ہاتھ کانپنے لگتے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ ملک کی بیشتر سیاسی جماعتیں مسلمانوں کو صرف انتخابی ایندھن کے طور پر استعمال کر رہی ہیں۔ آج ہندوستانی سیاست میں مسلمانوں کے خلاف ایک خاموش مگر منظم سیاسی بائیکاٹ جاری ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس بائیکاٹ کا اعلان کھلے لفظوں میں نہیں کیا جاتا۔ سیاسی جماعتیں جانتی ہیں کہ مسلمان امیدواروں کو زیادہ ٹکٹ دینا "اکثریتی ووٹ بینک" کو ناراض کر سکتا ہے، اس لیے مسلمانوں کو علامتی نمائندگی دے کر خاموش کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چند نام، چند چہرے، چند سیٹیں...... اور پھر پوری قوم سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ شکر ادا کرے۔ سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی سیاسی بے وزنی پر خود مسلمان قیادت بھی سنجیدگی سے غور کرنے کے لیے تیار نہیں۔ قوم کو جذباتی نعروں، وقتی احتجاجوں اور نمائشی سیاست میں الجھا دیا گیا ہے۔ چند لوگ اسمبلی پہنچ جائیں تو قوم جشن منانے لگتی ہے، گویا سیاسی غلامی کے دور میں چند نمائندوں کی موجودگی ہی آزادی کی علامت ہو۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا یہ نمائندے مسلمانوں کے حقیقی مسائل پر آواز اٹھا پا رہے ہیں؟ کیا پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں مسلمانوں کے تعلیمی زوال، بے روزگاری، ہجومی تشدد، مذہبی امتیاز، معاشی پسماندگی اور سماجی عدم تحفظ پر سنجیدہ بحث ہو رہی ہے؟ اگر نہیں، تو پھر صرف تعداد کے کھیل میں چند نشستوں کا حاصل کیا معنی رکھتا ہے؟

حقیقت تو یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمان آج سیاسی طور پر "irrelevant" بنائے جا رہے ہیں۔ انہیں اس مقام پر لا کھڑا کیا گیا ہے جہاں ان کے ووٹ کے بغیر سیاست مکمل نہیں ہوتی، مگر ان کی شرکت کے بغیر اقتدار مکمل سمجھا جاتا ہے۔ یہ صورتحال محض اتفاق نہیں، بلکہ ایک طویل سیاسی حکمت عملی کا نتیجہ محسوس ہوتی ہے۔ ملک کا موجودہ سیاسی ماحول اکثریتی جذبات کے گرد اس طرح تعمیر کیا جا چکا ہے کہ مسلمانوں کی بات کرنا بھی کئی جماعتوں کے لیے سیاسی جرم بنتا جا رہا ہے۔ سیکولر کہلانے والی جماعتیں بھی اب مسلمانوں کے حق میں کھل کر بولنے سے گھبراتی ہیں۔ انہیں خوف ہے کہ اگر انہوں نے مسلمانوں کو زیادہ ٹکٹ دیے یا ان کے مسائل پر زیادہ آواز اٹھائی تو ان پر "توشہ پرستی" یا "اقلیتی سیاست" کا الزام لگا دیا جائے گا۔ نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان ہر انتخاب میں سب سے زیادہ خوفزدہ، سب سے زیادہ بے چین اور سب سے زیادہ غیر محفوظ ووٹر کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ وہ ہر بار "کم برے" کو منتخب کرنے پر مجبور کیے جاتے ہیں۔ ان کے پاس انتخاب کم اور مجبوری زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن اس پوری صورتحال کا ایک تلخ پہلو مسلمانوں کے اندر بھی موجود ہے۔ قوم آج بھی مسلکی تقسیم، علاقائی تعصبات، شخصیت پرستی اور جذباتی سیاست سے باہر نہیں نکل سکی۔ مسلمان ایک مضبوط سیاسی وژن اور متحد حکمت عملی سے محروم ہیں۔ قوم کے اندر ایسی قیادت کا فقدان ہے جو صرف تقریروں اور احتجاجوں کے بجائے عملی سیاسی تنظیم سازی کر سکے۔ بدقسمتی یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو ہر دور میں جذباتی نعروں کے ذریعے خاموش کیا جاتا رہا۔ کبھی سیکولرازم کے نام پر، کبھی خوف کے نام پر، کبھی فرقہ پرستی کے خطرے کے نام پر۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان ووٹ تو دیتے رہے، مگر سیاسی طاقت ان کے ہاتھ سے مسلسل نکلتی گئی۔ آج ہندوستانی مسلمانوں کو سب سے پہلے اس خوش فہمی سے باہر نکلنا ہوگا کہ صرف ووٹ دینا ہی سیاسی طاقت ہے۔ دنیا کی ہر جمہوریت میں سیاسی طاقت اس قوم کو ملتی ہے جو منظم ہو، تعلیم یافتہ ہو، اقتصادی طور پر مستحکم ہو اور جس کے پاس واضح سیاسی ایجنڈا ہو۔ افسوس یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمان ابھی تک ردِعمل کی سیاست سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ اگر قوم واقعی اپنی سیاسی وقعت بحال کرنا چاہتی ہے تو اسے سب سے پہلے تعلیم کو اپنی سب سے بڑی سیاسی تحریک بنانا ہوگا۔ کیونکہ طاقت صرف نعروں سے نہیں، اداروں سے پیدا ہوتی ہے۔ پارلیمنٹ میں آواز اسی کی سنی جاتی ہے جس کی معیشت مضبوط ہو، جس کے تعلیمی ادارے فعال ہوں، جس کے نوجوان انتظامیہ، میڈیا، عدلیہ اور سول سروس میں موجود ہوں۔ مسلمانوں کو یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ صرف مذہبی شناخت کی بنیاد پر سیاست انہیں مزید تنہائی کی طرف لے جا سکتی ہے۔ انہیں دلتوں، پسماندہ طبقات، آدیواسیوں اور دیگر محروم طبقات کے ساتھ مشترکہ جمہوری اتحاد قائم کرنا ہوگا۔ ہندوستان کی سیاست میں وہی طبقے مضبوط ہوئے ہیں جنہوں نے اتحاد اور تنظیم کے ذریعے طاقت حاصل کی۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ موجودہ دور میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کی سیاست ایک منافع بخش سیاسی صنعت بن چکی ہے۔ ٹی وی مباحثوں سے لے کر انتخابی جلسوں تک، مسلمانوں کو ایک "سیاسی موضوع" بنا دیا گیا ہے۔ ان کے مذہب، لباس، عبادات اور شناخت کو مسلسل نشانہ بنایا جاتا ہے تاکہ اکثریتی جذبات کو سیاسی فائدے کے لیے استعمال کیا جا سکے۔ ایسے ماحول میں مسلمانوں کے لیے محض خاموش رہنا یا وقتی ردِعمل دینا کافی نہیں ہوگا۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندوستانی مسلمان اپنے سیاسی، سماجی اور تعلیمی وجود کا ازسرِنو جائزہ لیں۔ انہیں یہ طے کرنا ہوگا کہ آیا وہ ہمیشہ دوسروں کے رحم و کرم پر رہیں گے یا اپنی نئی سیاسی سمت خود متعین کریں گے۔ کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ جو قومیں اپنے حالات کا ادراک نہیں کرتیں، وقت انہیں مزید حاشیے پر دھکیل دیتا ہے۔ مسلمانوں کو جذباتی نعروں سے نکل کر حقیقت پسندانہ سیاست اپنانی ہوگی۔ انہیں اپنے ووٹ کی قیمت سمجھنی ہوگی۔ انہیں سوال کرنا ہوگا کہ جو جماعتیں ان کے ووٹ سے اقتدار حاصل کرتی ہیں، وہ انہیں اقتدار میں شریک کیوں نہیں کرتیں؟ انہیں یہ بھی طے کرنا ہوگا کہ محض "خوف کی سیاست" کے تحت ووٹ دیتے رہنا کب تک ان کی تقدیر رہے گا۔ ہندوستانی جمہوریت کی اصل طاقت اس کی تکثیریت اور تنوع میں ہے۔ اگر اس ملک کی سب سے بڑی اقلیت خود کو سیاسی طور پر بے وقعت محسوس کرنے لگے تو یہ صرف مسلمانوں کا مسئلہ نہیں، بلکہ ہندوستانی جمہوریت کے لیے بھی ایک خطرناک اشارہ ہے۔ آج ہندوستانی مسلمانوں کے سامنے سب سے بڑا سوال یہی ہے: کیا وہ ہمیشہ ووٹ بینک رہیں گے؟ یا پھر ایک باشعور، منظم اور باوقار سیاسی قوت بن کر ابھریں گے؟ فیصلہ اب قوم کو خود کرنا ہے، کیونکہ وقت کا تقاضا یہی ہے کہ مسلمان اپنے ووٹ کی طاقت کو محض جذباتی وابستگی کے بجائے سیاسی بصیرت کے ساتھ استعمال کریں، اپنی نئی نسل کو تعلیم اور قیادت کے لیے تیار کریں اور جمہوری نظام میں اپنی مؤثر، باوقار اور مثبت موجودگی درج کرائیں۔ کیونکہ کسی بھی قوم کی اصل وقعت صرف اس کی تعداد سے نہیں، بلکہ اس کے شعور، اتحاد اور عمل سے متعین ہوتی ہے۔

انسویا بھردواج کو ایک طاقتور پوسٹر کے ساتھ سالگرہ کا ایک خاص سرپرائز

ممبئی : ۱۶؍مئی (ایم ملک) ابھیشیک نامہ کی ہدایت کاری میں بننے والی ناگا بندھم اس وقت کی سب سے زیادہ متوقع فلموں میں سے ایک ہے۔ ویرات کرنا، نبھا نتیش، چکپتی بابو، اور رشبھ ساہنی کی اداکاری والی یہ فلم 3 جولائی 2026 کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔ ناگا بندھم، جو 2026 کی سب سے زیادہ متوقع فلموں میں سے ایک ہے، نے اپنے اعلان کے بعد سے زبردست گونج پیدا کی ہے۔ بنانے والے مسلسل دلچسپ اپ ڈیٹس اور فلم کی جھلکیاں شیئر کر رہے ہیں، جو سامعین کے تجسس کو بڑھا رہے ہیں۔ اب، انسویا بھردواج کی سالگرہ کے خاص موقع پر، میکرز نے سوشل میڈیا پر ایک طاقتور کردار کا پوسٹر جاری کیا ہے، جس میں انہیں 'ایلاوتی' کے نام سے متعارف کرایا گیا ہے۔ پوسٹر میں انسویا ایک شدید اور شدید اوتار میں نظر آ رہی ہیں۔ اس کی طاقتور اسکرین کی موجودگی اور دلچسپ تبدیلی فلم میں ایک مضبوط اور طاقتور کردار کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ناگا بندھم کے ہر کردار کا پوسٹر سوشل میڈیا پر زبردست گونج پیدا کر رہا ہے، فلم کی دنیا اور طاقتور کرداروں کے بارے میں مسلسل جوش و خروش پیدا کر رہا ہے۔ فلم کے گانوں کو بھی شائقین کی جانب سے خوب پذیرائی مل رہی ہے۔ "ناموریے" ایک چارٹ بسٹر بن گیا ہے، جس نے یوٹیوب پر 10 ملین سے زیادہ ویوز حاصل کیے ہیں، جب کہ شادی کے تہوار کے ٹریک "سورہ سورا" کو 5 ملین سے زیادہ بار دیکھا گیا ہے۔ حال ہی میں جاری ہونے والے ٹیزر نے ناظرین کو ایک بصری طور پر شاندار اور صوفیانہ دنیا کی ایک جھلک دکھائی، جس میں عظیم الشان بصری، روحانی عناصر، اور ایک طاقتور پس منظر کے اسکور نے فلم کے بڑے پیمانے پر سنیما کے تجربے میں اضافہ کیا۔ ہندوستان کے بھرپور ورثے اور کم معروف افسانوی کہانیوں سے متاثر ہو کر، یہ فلم ثقافت، تاریخ اور فنتاسی کا ایک انوکھا امتزاج پیش کرتی ہے۔ اس کی جدید کہانی سنانے، بڑے پیمانے پر، اور جذباتی طور پر چارج شدہ پیشکش سامعین کو اس صنف میں ایک منفرد تجربہ فراہم کرنے کا وعدہ کرتی ہے۔

قاضی مجاہدالاسلام اکیڈمی ممبئی کی سہ ماہی نشست میں اہم تجاویز پیش

ممبئی: ۱۶؍مئی (محمد طفیل ندوی) عروس البلاد شہر ممبئی میں قائم قاضی مجاہدالاسلام اکیڈمی اپنی دینی علمی فکری اور سماجی تحریک کو مسلسل فعالیت، اخلاص اور سنجیدگی کیساتھ آگے بڑھانے میں مصروف عمل ہے، اکیڈمی نے مختصر عرصہ کار میں جس بیداری، تنظیم اور فکری استحکام کا مظاہرہ کیا ہے وہ اہل علم و دانش کے حلقوں میں قابل تحسین سمجھا جارہا ہے، بالخصوص حالیہ دنوں میں بانی امارت شرعیہ بہار حضرت مولانا سید ابوالمحاسن محمد سجاد کی حیات وخدمات پر مسافر خانہ ممبئی میں منعقدہ علمی و تاریخی سیمینار نے اکیڈمی کی فکری سنجیدگی اور اکابر شناسی کا روشن ثبوت پیش کیا اس سیمینار میں اہل علم، ائمہ، خطباء اور دینی شخصیات کی شرکت نے اس بات کو واضح کر دیا کہ اکیڈمی صرف نام کی حد تک نہیں بلکہ عملی میدان میں بھی ایک فعال اور بامقصد ادارہ بن کر ابھر رہی ہے، اسی تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے اکیڈمی اپنی کارکردگی کا جائزہ لینے، آئندہ کے عزائم کو مرتب کرنے اور خدمات کو مزید منظم انداز میں آگے بڑھانے کیلئے ہر تین ماہ میں ایک فکری و تنظیمی نشست منعقد کرتی ہے، تاکہ ماضی کی خدمات سامنے رہیں اور مستقبل کے اہداف زیادہ مستعدی، بصیرت اور اجتماعی شعور کیساتھ طے کئے جاسکیں، اسی مقصد کے تحت بروز جمعرات ۱۴؍مئی ۲۰۲۶ء بعد نماز مغرب جامعہ عربیہ کنزالعلوم گونڈی میں ایک اہم اور بابرکت نشست منعقد ہوئی، اس نشست کی صدارت نجم العلماء حافظ عبد القدوس شاکر حکیمی نے فرمائی جبکہ سرپرستی مولانا نوشاد احمد صدیقی نے انجام دی، نشست کا آغاز رئیس القراء قاری بدرعالم کی پرسوز تلاوت کلام پاک سے ہوا، نشست کی باضابطہ کارروائی کا آغاز ہوتے ہی مختلف علماء و ائمہ نے اکیڈمی کی موجودہ خدمات، تنظیمی استحکام، رجسٹریشن، مالی شفافیت، سماجی خدمات اور آئندہ کے منصوبوں پر نہایت بصیرت افروز گفتگو فرمائی، مفتی اشفاق عالم قاسمی نے اکیڈمی کی رجسٹریشن کے اہم مرحلہ پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے اس کے فوائد، قانونی تقاضوں اور اخراجات کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ اگرچہ ہم عہدوں کی دوڑ میں پیچھے رہیں لیکن تعاون اور خدمت کے میدان میں ہمیشہ آگے رہے ہیں، ان کی گفتگو نہ صرف فکر انگیز تھی بلکہ تنظیمی شعور کو مضبوط کرنیوالی بھی ثابت ہوئی، ان کی اس گفتگو کی بھرپور تائید کرتے ہوئے مفتی حشمت اللہ قاسمی نے فرمایا کہ رجسٹریشن کا عمل اکیڈمی کیلئے ایک اہم سنگ میل ہوگا اس سے نہ صرف عوامی اعتماد میں اضافہ ہوگا بلکہ حکومتی سطح پر بھی اکیڈمی کی شفاف شناخت قائم ہوگی، انہوں نے آمد واخراجات کے منظم ریکارڈ اور باضابطہ نظام کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہر مالی معاملہ ایک مرکز پر درج ہونا چاہئے تاکہ نظم و ضبط اور اعتماد دونوں برقرار رہیں، مفتی ظفر المبین قاسمی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اکیڈمی کا اصل سرمایہ اخلاص، اتحاد اور باہمی اعتماد ہے، ہمارے اکابرین اور علماء کے فیصلے ہمارے لئے مشعل راہ ہیں لہذا ہمیں باہمی اتحاد کیساتھ اپنی فعالیت کو مزید مضبوط اور مستحکم بنانا ہوگا اسی طرح مفتی عبداللہ قاسمی نے اکیڈمی کی جاری سرگرمیوں پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ مسلسل مثبت سمت میں آگے بڑھ رہا ہے اور اہل خیر کی دعائیں وتعاون اس کیساتھ شامل ہیں، مولانا توقیر عالم ندوی نے حضرت قاضی مجاہد الاسلام کی فقہی بصیرت، فکری عظمت اور علمی شناوری پر روشنی ڈالتے ہوئے تجویز پیش کی کہ ان کی شخصیت، فکر اور اغراض و مقاصد کو عوام و اراکین کے سامنے زیادہ جامع انداز میں پیش کیا جائے تاکہ نئی نسل اپنے اکابر کے علمی ورثہ سے روشناس ہوسکے، نشست میں سماجی خدمات کے فروغ پر بھی خصوصی گفتگو ہوئی، مولانا انظار نے کہا کہ اکیڈمی کی خدمات کو زمینی سطح پر مزید فعال بنانے کی ضرورت ہے، جیسے ضرورت مندوں کی امداد، شادی بیاہ میں تعاون اور دیگر رفاہی خدمات، انہوں نے یقین دلایا کہ وہ ہر وقت دینی وسماجی خدمات کیلئے تیار ہیں، اسی ضمن میں مولانا رستم عادل قاسمی نے حالیہ راشن کٹس تقسیم مہم پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ عوامی سطح پر ایک مؤثر خدمت ہے جس کے ذریعے عوام الناس کو اکیڈمی سے قریب کیا جاسکتا ہے اور ادارہ اپنی خدمت کے ذریعہ معاشرہ میں اعتماد پیدا کرسکتا ہے، علامہ بنی حسنی نے اکیڈمی کی افادیت اور ضرورت پر مدلل گفتگو کرتے ہوئے حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام کی حیات وخدمات پر ایک عظیم الشان سیمینار منعقد کرنے کی رائے پیش کی جس کی تمام شرکاء نے مکمل تائید کی، سرپرست نشست مولانا نوشاد احمد صدیقی نے اپنی گفتگو میں فرمایا کہ اکیڈمی انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر مسلسل خدمات انجام دے رہی ہے، انہوں نے حالیہ چند واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں حوصلہ بلند رکھنا ہوگا کمزور ہمتی اور مایوسی کو اپنے دل و دماغ میں جگہ نہیں دینی چاہئے، حالات بدلتے رہتے ہیں، مگر بلند حوصلہ افراد ہی آزمائشوں کا مقابلہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ تمام مشکلات کا حل پیدا فرمانیوالا ہے، اسلئے امید، عزم اور اخلاص کیساتھ خدمت کا سفر جاری رہنا چاہئے، آخر میں صدر نشست نجم العلماء حافظ عبد القدوس شاکر حکیمی نے تمام شرکاء کی آراء اور تجاویز کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اکیڈمی کا بنیادی مقصد اکابر علماء ومفکرین کی شخصیت اور خدمات کو متعارف کرانا ہے، جن کی دینی علمی، فقہی و دیگر شعبہ ہائے زندگی کی خدمات پر ایک زمانہ گواہ ہے، انہوں نے مزید فرمایا کہ پریشان حال اور بے روزگار علماء کیساتھ کھڑا ہونا، دینی وعلمی کتابوں اور رسائل کے ذریعہ خدمت انجام دینا، علمی سیمینار منعقد کرنا اور فکری رہنمائی فراہم کرنا بھی اکیڈمی کے اہم مقاصد میں شامل ہے، انہوں نے اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ کیا کہ جس عظیم شخصیت کے نام سے یہ اکیڈمی منسوب ہے، وہ ایک عالمی فکر رکھنے والی نابغہ روزگار ہستی تھیں، لہذا ہماری سوچ، فکر اور خدمات بھی اعلی، وسیع اور تعمیری ہونی چاہئیں، مولانا انصار الحق قاسمی نے پیش کردہ آراء کو باقاعدہ قلمبند کرکے جنرل سکریٹری وصدر کے حوالے کیا تاکہ مستقبل کی منصوبہ بندی میں ان تجاویز سے استفادہ کیا جاسکے، نشست میں دیگر علماء کرام نے بھی مفید تجاویز پیش کیں جن میں قاری عبدالقادر فیضی، مولانا ثناء اللہ قاسمی، مولانا عامل ندوی قابل ذکر ہیں، آخر میں مفتی ظفر المبین قاسمی کی دعاء پر نشست اختتام پذیر ہوئی، نشست کے اختتام پر مولانا محمد زاکر حسین قاسمی نے تمام شرکاء کی پرتکلف اور شاندار میزبانی کی جسے حاضرین نے بے حد سراہا اور اسے قابل تحسین قرار دیا یہ نشست نہ صرف تنظیمی جائزہ تھی بلکہ فکر، اتحاد، خدمت، اخلاص اور مستقبل کے عزائم کا ایک روشن سنگم بھی ثابت ہوئی، جس سے یہ امید مزید مضبوط ہوئی کہ قاضی مجاہد الاسلام اکیڈمی آنیوالے دنوں میں دینی، علمی، سماجی اور فکری میدان میں ایک مؤثر اور مضبوط تحریک کے طور پر ابھرے گی۔

یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش ترقی وخوشحالی کی نئی منزلوں پر گامزن: ڈاکٹر عمار رضوی

وزیر خزانہ سریش کمار کھنہ کو "بہترین رکنِ اسمبلی ایوارڈ" ملنا قابلِ فخر قرار

لکھنؤ : ۱۶؍ مئی (پریس ریلیز/ابوشحمہ انصاری): سابق کارگزار وزیر اعلیٰ اتر پردیش اور آل انڈیا مائناریٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے قومی صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش حکومت کے کامیاب نو سال مکمل ہونے پر دلی مبارکباد پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش کی سیاسی تاریخ میں یوگی آدتیہ ناتھ ایک مضبوط، باوقار اور دور اندیش رہنما کے طور پر اپنی الگ شناخت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے تہنیتی پیغام میں کہا کہ وزیر اعلیٰ نے مسلسل نو برس تک صوبے کی قیادت کرتے ہوئے ترقی، امن وامان، غریبوں کی فلاح اور بنیادی ڈھانچے کی مضبوطی کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مختلف سیاسی چیلنجز اور سخت حالات کے باوجود یوگی آدتیہ ناتھ نے ثابت قدمی کے ساتھ عوامی خدمت کو اپنی اولین ترجیح بنایا رکھا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش نے ترقی کے کئی نئے ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ کورونا وبا کے دوران موثر انتظامات، مضبوط قانون وامن کی بحالی، غنڈہ گردی اور زمین مافیاؤں کے خلاف کارروائی، نیز شاندار مہاکمبھ کے کامیاب انعقاد نے حکومت کی کارکردگی کو نئی شناخت دی ہے۔ ڈاکٹر رضوی نے کہا کہ روزگار کے میدان میں بھی حکومت نے تاریخی اقدامات کیے ہیں، جس سے لاکھوں نوجوانوں کو روزگار کے مواقع حاصل ہوئے۔ زیرو ٹالرنس اور زیرو کرپشن کی پالیسی کے سبب غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا ہے۔ اتر پردیش آج ایکسپریس ویز، میٹرو ریل، فورلین سڑکوں اور عالمی رابطہ نظام کے اعتبار سے ملک کی نمایاں ریاست بن چکا ہے۔ جیور انٹرنیشنل ایئرپورٹ جیسے عظیم منصوبے میں وزیر اعلیٰ کی قائدانہ صلاحیتیں نمایاں طور پر سامنے آئی ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر عمار رضوی نے اتر پردیش حکومت کے وزیر خزانہ و پارلیمانی امور سریش کمار کھنہ کو اتر پردیش اسمبلی کی جانب سے "بہترین رکن اسمبلی ایوارڈ" سے نوازے جانے پر بھی مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ اعزاز حاصل کرنے والے وہ پہلے رکن اسمبلی ہیں، جو ان کی طویل عوامی خدمات، پارلیمانی روایات سے وابستگی اور بہترین سیاسی کردار کا اعتراف ہے۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ اتر پردیش آج وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں ترقی، بہتر نظم ونسق، مضبوط بنیادی ڈھانچے اور سرمایہ کاری کے اعتبار سے ملک کی نمایاں ریاستوں میں شمار کیا جارہا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی ریاست اسی رفتار کے ساتھ ترقی اور عوامی فلاح کے نئے ریکارڈ قائم کرتی رہے گی۔ یہ اطلاع آل انڈیا مائنا ریٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے شعبہ نشر واشاعت کے سیکرٹری ابوشحمہ انصاری نے فراہم کی۔

فرسودہ رسومات کو ترک کر سنتِ نبوی ﷺ کو اپنانا وقت کی اہم ضرورت ہے

"شیند ورنی کے مدرسہ فیضانِ گلشن رضا کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و دستار بندی میں علماء کا فکر انگیز خطاب، روح پرور محفلِ درود وسلام پر اختتام"

چلگاؤں: ۱۶؍ مئی (عقیل خان بیاولی): جامنیر تحصیل سے متصل معروف تجارتی قصبہ شیند ورنی ایک مرتبہ پھر دینی وروحانی نور سے جگمگا اٹھا، جب یہاں کے مشہور سنی عربی ادارہ مدرسہ فیضانِ گلشن رضا کے زیر اہتمام سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد و دستار بندی نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس بابرکت تقریب میں قرب و جوار کے عوام الناس نے دیر شب تک والہانہ انداز میں شرکت کر کے دین اسلام سے اپنی وابستگی کا ثبوت پیش کیا۔ تقریب میں 65 طلبہ و طالبات کو ناظرۂ قرآن، حمد و نعت، اور مختلف مقابلہ جاتی امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر اسناد واعزازات سے نوازا گیا، جبکہ متعدد خوش نصیب طلبہ کی دستار بندی حضرت مولانا شاکر رضا صاحب (ناسک)، مولانا رفاقت حسین رضا، مولانا نور محمد قادری، حافظ سلمان رضا فرید پوری، مولانا عبدالغفار رضا، حافظ عمران شاہ پوری و دیگر معزز علماء وحفاظِ کرام کے دست مبارک سے انجام پائی۔ اس موقع پر روحانی مناظر دیدنی تھے اور حاضرین کی آنکھوں میں خوشی و عقیدت کے جذبات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔ اپنے منفرد اور مؤثر اندازِ بیان کے لیے معروف مقرر حضرت مولانا شاکر رضا صاحب (خطیب جامع مسجد ناسک) نے موجودہ معاشرتی حالات پر نہایت مدلل اور فکر انگیز خطاب فرمایا۔ انہوں نے خصوصاً شادی بیاہ میں رائج بے جا اور فرسودہ رسومات پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ: "آج امت مسلمہ سنتِ رسول ﷺ سے دوری کے سبب بے شمار سماجی ومعاشرتی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ اگر نکاح کو اسلامی تعلیمات اور سادگی کے مطابق عام کیا جائے تو معاشرے سے بے شمار برائیاں خود بخود ختم ہوسکتی ہیں۔" مولانا نے نوجوان نسل کو سنت نبوی ﷺ کو اپنی زندگی کا شعار بنانے، اخلاقِ مصطفویؐ اپنانے اور دین اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ کامیاب زندگی کا راز عشقِ رسول ﷺ اور اتباعِ سنت میں مضمر ہے۔ واضح رہے کہ یہ دینی واصلاحی ادارہ علاقے کے معروف سماجی وملی رہنما قاضی نجم الدین صاحب کی نگرانی میں کامیابی کے ساتھ اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ ان کے رفقاء کلیم مومن، ابرنواز خان، سلیم بھائی اللہ بخش اور سید وسیم مسلسل دینی وتعلیمی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے سرگرم عمل رہتے ہیں، جبکہ مدرسہ کے اساتذ حضرت مولانا عرفان صاحب کا تعاون ادارے کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ جلسے کا اختتام درود وسلام کی پرکیف اور نورانی محفل پر ہوا، جہاں عاشقانِ رسول ﷺ نے رقت آمیز ماحول میں بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا۔ پوری فضا ذکرِ مصطفی ﷺ کی خوشبوؤں سے معطر ہوگئی اور حاضرین اپنے دلوں میں ایمان ومحبتِ رسول ﷺ کی نئی روشنی لے کر رخصت ہوئے۔

प्रारंभिक अधिसूचना कलम-11

क्र.2024/उपजि/लसिका/सिआर-11

कार्यालय - उपजिल्हाधिकारी (भूसंपादन)

लसिका नांदेड.

दिनांक: 29/4/2026.

भूमिसंपादन, पुनर्वसन व पुनर्वसाहत करतांना उचित भरपाई मिळण्याचा आणि पारदर्शकतेचा हक्क अधिनियम 2013.

क्रमांक 2024/उपजि/लसिका/सिआर-11 ज्याअर्थी, भू संपादन, पु नर्वसन व पुनर्वसाहत करतांना उचित भरपाई मिळण्याचा आणि पारदर्शकतेचा हक्क अधिनियम, 2013 (2013 चा 30) याच्या कलम 3 च्या खंड (इ) च्या परंतुकाव्दारे प्रदान करण्यात आलेल्या अधिकारांचा वापर करुन काढण्यात आलेली अधिसुचना महसूल व वन विभाग क्र. संकिर्ण 11/2014/प्र.क्र77/अ-2 दिनांक 11 सप्टेंबर, 2015 (यात या पुढे जिचा निर्देश "उक्त अधिसूचना" असा करण्यात आला आहे.) याव्दारे असे अधिसूचित केले आहे की, उक्त अधिनियमाच्या कलम 3 खंड (झेड ओ) मध्ये व्याख्या केलेल्या एखादया सार्वजनिक प्रयोजनासाठी, एखादया जिल्हयातील 10,000 हे क्टरपेक्षा अधिक नसेल इतक्या क्षेत्राकरीता जमीन संपादन करण्याच्या संबंधात, अशा जिल्हयाचा जिल्हाधिकारी हा उक्त अधिनियमाच्या प्रयोजनासाठी समुचित शासन असल्याचे मानण्यात येईल;

आणि ज्याअर्थी, उक्त अधिसुचनेनुसार समुचित शा सन असलेल्या नांदेड जिल्ह्याच्या जिल्हाधिका-यास यासोबत जोडलेल्या अनुसूची एक मध्ये अधिक तपशीलवार वर्णन केलेली जमीन (यात पुढे जिचा निर्देश उक्त "सार्वजनिक प्रयोजन" असा करण्यात आला आहे) आवश्यक आहे अथवा तिची आवश्यकता भासण्याची शक्यता आहे, असे वाटते, ज्याच्या स्व रुपाचे विवरण यासोबत जोडलेल्या अनूसूची दोनमध्ये दिलेले आहे, आणि म्हणून उक्त अधिनियमाच्या कलम 11 च्या पोट कलम (1) च्या तरतुदीन्वये याव्दारे असे अधिसुचित करण्यात ये ते की , उक्त जमीनीची उक्त सार्वजनिक प्रयोजनासाठी आवश्यकता भासण्याची शक्यता आहे.

आणि ज्याअर्थी, प्रस्तावित भूमि संपादनाच्या अनुषंगाने बाधीत व्यक्तीचे विस्थापन करण्यास भाग पाडणारी कारणे, या सोबत जोडलेल्या अनुसुची तीन मध्ये दिलेली आहेत. आणि ज्याअर्थी, सामाजिक परिणाम निर्धारण सारांश यासोबत जोडलेल्या अनुसुची चार मध्ये दिलेला आहे.

आणि ज्याअर्थी, कलम 43 च्या पो ट कलम (1) अन्वये पु नर्वसन व पुनर्वसाहत या पयोजनासाठी नियुक्त केलेल्या प्रशासकाचा तपशिल, या सो बत जोडलेल्या अनुसुची पाचमध्ये दिलेला आहे.

त्याअर्थी आता असे घोषित करण्यात येत आहे की, उक्त अधिनियमाच्या कलम 11 च्या पोट कलम 4 अनुसार कोणतीही व्यक्ती, ही अधिसुचना प्रसिध्द झाल्याच्या दिनांकापासून ते उक्त अधिनियमाच्या प्रकरण चार खालील कार्यवाही पू र्ण हा ईल त्या कालावधीपर्यंत उक्त जमीनीचा अथवा तिच्या भागाचा कोणताही व्यवहार करणार नाही किंवा उक्त जमी नीवर कोणताही भार निर्माण करणार नाही.

परंतु उक्त जमीनीच्या अथवा तिच्या भा गाच्या मा लकाने अर्ज केल्यावर जिल्हाधिका-यास विशेष परिस्थितीची कारणे लेखी कारणे नमुद करुन अशा मालकास उपरोक्त तरतुदीच्या प्रवर्तनातून सूट देता येईल.

तसेच, उक्त अधिनियमाच्या कलम 11 च्या पो ट कलम (5) अनुसार, जिल्हाधिकारी भूमिसंपादन, पुनर्वसन व पुनर्वसाहत करताना उचित भरपाई मिळण्याचा व पारदर्शकतेचा हक्क (महाराष्ट्र) नियम, 2013 (यात यापुढे ज्यांचा निर्देश उक्त नियम असा करण्यात आला आहे) यांच्या नियम 10 च्या उप नियम (3) व्दारे विहित केल्याप्रमाणे भू मि अभिलेखाच्या अद्ययावतीकरणाचे काम हाती घेणार असल्याचे व पूर्ण करणार असल्याचे देखील घोषित करण्यात येत आहे.

आणि ज्याअर्थी, उक्त अधिनियमाच्या कलम 3 च्या खंड (छ) अन्वये, समुचित शासन असलेला जिल्हाधिकारी यांनी उक्त अधिनियमाखालील जिल्हाधिका-यांची का र्ये पार पाडण्यासाठी उपजिल्हाधिकारी (भूसंपादन) लसिका नांदेड यास पदनिर्देशित केले आहे.

अनुसूची - एक

संपादित करावयाच्या जमिनीचे वर्णन

गाव- मौ. भोकर तालुका भोकर जिल्हा नांदेड

अनुक्रमांक	भूमापन किंवा गट क्रमांक	संपादीत क्षेत्र हे. आर
1	135	0.29
2	135	0.97
3	135	0.63
4	135	0.18
	एकुण	2.07

अनुसूची - दोन

सार्वजनिक प्रयोजनाच्या स्वरुपाबाबत विवरण

प्रकल्पाचे नाव: भूसंपादन प्रस्ताव निवासी शाळा बांधकामासाठी मौ. भोकर तालुका भोकर जिल्हा नांदेड.

प्रकल्प कार्यालयाचे वर्णन: कार्यकारी अभियंता, सार्वजनिक बांधकाम विभाग भोकर.

अनुसूची - तीन

बाधित व्यक्तीचे विस्थापन करण्यास भाग पाडणारी कारणे लागू नाही.

अनुसूची- चार

(सामाजिक प्रभाव निर्धारण अभ्यास करणा-या अभिकरणाने दिलेला) सामाजिक प्रभाव निर्धारणाचा सारांश- लागू नाही.

अनुसूची - पाच

नियूक्त केलेल्या प्रशासकाचा तपशील

भूधारकाचे विस्थापन होत नसल्यामुळे प्रशासक नियुक्ती- लागू नाही.

टिप:- उक्त जमिनीच्या आराखड्याचे उपजिल्हाधिकारी (भूसंपादन) लसिका नांदेड यांचे कार्यालयामध्ये निरीक्षण करता येईल.

दिनांक 29/4/12026.

ठिकाण:- नांदेड

(प्रियांका पवार)

उपजिल्हाधिकारी (भूसंपादन)

लसिका नांदेड.

जिमाका/नां/जाहिरात / 19 / 2026/2027

7عادی مجرموں سمیت ایک گینگ کے خلاف بڑی کارروائی

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر کے ضلع ناندیڑ میں پولیس نے"آپریشن کریک ڈاؤن" کے تحت پہلی مرتبہ بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعہ 111 کا استعمال کرتے ہوئے ایک منظم جرائم پیشہ گینگ کے خلاف سخت کارروائی کی ہے۔اس کارروائی کے تحت ایک گینگ اوراس کے 7عادی مجرموں کونشانہ بنایا گیا ہے، جس سے جرائم پیشہ افراد میں خوف وہراس پھیل گیا ہے۔یہ کارروائی پولیس اسٹیشن ایئرپورٹ، ناندیڑ کے انسپکٹر رامداس شینڈگے کی قیادت میں کی گئی، جبکہ اس پورے آپریشن کی نگرانی پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمار، ایڈیشنل ایس پی ارچنا پاٹل (بھوکر) اورایڈیشنل ایس پی سورج گرو نے کی۔اس کے علاوہ ڈی وائی ایس پی رامیشور ویجنے اور لوکل کرائم برانچ کے انسپکٹر اتل بھوسلے نے بھی اہم کردار ادا کیا۔

ملزمان کی تفصیل: پولیس کے مطابق گرفتار ملزمان میں راہول ناگناتھ کاوٹے (27)، گوگیش عرف گوٹیا سونکامبلے (26)، رام گیانیشور کامبلے (21)، شراون جوندھلے (31)،منوج قدم(29)، رام دیوکر(29) اورسنتوش عرف چنیاترتے (24)شامل ہیں، جوناندیڑ کےمختلف علاقوں کے رہائشی ہیں۔

ڈکیتی کی تیاری کے دوران گرفتاری: پولیس کے مطابق یہ ملزمان 28 اپریل 2026 کوآتشیں اسلحہ، زندہ کارتوس اورڈکیتی میں استعمال ہونے والاسامان لےکروارادات کی تیاری کر رہے تھے، اسی دوران انہیں گرفتار کیا گیا۔ اس سلسلے میں پولیس اسٹیشن ایئرپورٹ میں مقدمہ نمبر 182/ 2026 درج کیا گیاہے،جس میں BNS کی دفعات 310(4)اوراسلحہ ایکٹ کی دفعات 3/ 25 اور4/ 25شامل ہیں۔

منظم جرائم میں ملوث گینگ: تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ گینگ مالی فائدے کے لیے منظم طریقے سے سنگین جرائم انجام دیتا تھا۔ گینگ لیڈر کے خلاف مختلف مقدمات درج ہیں اورعدالت میں چارج شیٹ بھی پیش کی جا چکی ہے۔ضمانت پر رہائی کے بعد بھی ملزمان نے جرائم کا سلسلہ جاری رکھا،جس کے باعث پولیس نے ان کے خلاف مزید سخت قانونی کارروائی کا فیصلہ کیا۔

عوامی سلامتی کو خطرہ: پولیس کے مطابق اس گینگ کی سرگرمیوں سے عوامی زندگی متاثر ہو رہی تھی اور امن وامان کوخطرہ لاحق تھا۔اسی لیے ان کی سرگرمیوں پر قابو پانے کے لیے BNS کی دفعہ 111 کے تحت کارروائی ضروری سمجھی گئی۔

مزید سخت اقدامات کا اعلان: پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش کمارنے کہاہے کہ ضلع میں امن وامان برقرار رکھنے کے لیے عادی مجرموں کی فہرست تیار کی گئی ہے اوران کے خلاف سخت احتیاطی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ آئندہ دنوں میں MPDA،MCOCA اورجلاوطنی (ہدپار) جیسےقوانین کےتحت مزید مجرموں کے خلاف بھی سخت کارروائی کی جائے گی۔پولیس نے واضح کیا ہے کہ"آپریشن کریک ڈاؤن" کےتحت جرائم پیشہ عناصر کے خلاف مہم مزید تیز کی جائے گی تاکہ عوام کومحفوظ ماحول فراہم کیاجاسکے۔

ناندیڑ میں غیرقانونی ہورڈنگز،بینرز کے خلاف سخت کاروائی کافیصلہ

ناندیڑ، 16 مئی: (ورق تازہ نیوز)شہرناندیڑ میں غیرقانونی ہورڈنگز اوربینرز کے خلاف سخت کاروائی کے لیےضلع کلکٹر دفتر کے منصوبہ بھون میں ایک اہم مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں عوامی نمائندوں، تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور اعلیٰ سرکاری افسران نے شرکت کی۔اجلاس میں میئر سُوشری کویتا سنتوش مولے، ضلع کلکٹر راہل کردی لے، پولیس سپرنٹنڈنٹ ابھیناش کمار، میونسپل کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار دوئیفوڈے، ریزیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر کیرن امبیکر سمیت دیگر اعلیٰ افسران اور نمائندگان موجود تھے۔اجلاس کے آغاز میں ریاستی حکومت کی ہدایات اور ہائی کورٹ کے احکامات کے مطابق شہر میں اشتہاری ہورڈنگز کے ضوابط اور کنٹرول کے نظام پر تفصیلی پریزنٹیشن پیش کی گئی۔حکام نے واضح کیا کہ شہر میں بڑھتی ہوئی غیر قانونی بینر بازی کو روکنے کے لیے میونسپل کارپوریشن اور پولیس محکمہ مشترکہ کارروائی کریں گے۔پولیس سپرنٹنڈنٹ ابھیناش کمارنےیقین دہانی کرائی کہ کارروائی کے دوران میونسپل عملے کومکمل پولیس تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ بغیر اجازت ہورڈنگ لگانے والوں کے خلاف براہِ راست فوجداری مقدمات (FIR)درج کیے جائیں گے، جبکہ قانونی ہورڈنگز کا بھی حفاظتی نقطۂ نظر سے اسٹرکچرل آڈٹ کیاجائے گا۔میونسپل کمشنر ڈاکٹرمہیش کمار دوئیفوڈے نے کہا کہ شہر میں ہورڈنگز پر مکمل پابندی نہیں بلکہ صرف غیر قانونی ہورڈنگز پر پابندی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہورڈنگ کی اجازت کے لیےآن لائن نظام موجود ہے،جس کے تحت 48 گھنٹوں کے اندر اجازت دی جاتی ہے۔کم ازکم تین دن کے لیے بینر اور ہورڈنگ لگانے کی اجازت کم فیس میں دستیاب ہے۔ضلع کلکٹر راہل کردی لے نے کہا کہ غیر قانونی ہورڈنگز سے شہر کی خوبصورتی متاثر ہوتی ہے، اس لیے تمام شہریوں اور سیاسی جماعتوں کوضابطوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ میئرکویتا مولے نے زور دیا کہ شہرکوصاف اورمنظم رکھنے کے لیے سب کے لیے یکساں قانون" پرعمل ضروری ہے۔اجلاس میں مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے مطالبہ کیا کہ کارروائی میں کسی بھی طرح کا امتیاز نہ برتا جائے اورتمام پر یکساں قوانین نافذ کیے جائیں۔ ساتھ ہی رہنماؤں سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنے کارکنوں کوغیرقانونی فلیکس نہ لگانے کی ہدایت دیں۔سماجی تنظیموں کے نمائندوں نے بھی شہر کی خوبصورتی برقرار رکھنے اورعوام کی حفاظت کے لیے انتظامیہ سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

ناندیڑ-لوکمانیہ تلک ٹرمینس کے درمیان
نئی ہفتہ وارایکسپریس ٹرینوں کا آغاز
افتتاحی خصوصی ٹرین 19 مئی کوروانہ ہوگی

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) جنوبی وسطی ریلوے نے مسافروں کی سہولت کے لیے حضرت صاحب ناندیڑاورلوکمانیہ تلک ٹرمینس (ممبئی) کے درمیان نئی ہفتہ وارایکسپریس ٹرینیں شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ریلوے بورڈ کی منظوری کے بعدٹرین نمبر 17665/ 17666اور 17667/ 17668 مکمل، بسمت، ہنگولی، واشم اوراکولا کے راستے چلیں گی۔

ٹرین نمبر 07667 (ناندیڑ-لوکمانیہ تلک ٹرمینس) 19 مئی 2026 کوشام 00:4 بجے ناندیڑسے روانہ ہوگی اوراگلے دن صبح 50:7 بجےممبئی پہنچے گی۔یہ ٹرین مکمل (10:17)، بس मत(17) :32)، ہنگولی (42:18)،واشم (30:19)،اکولا (15:21)،بھساول (10:23)،منماڈ (22:01)،ناسک روڈ (42:03)اورکلیان (55:06)کے راستے چلے گی۔

ٹرین نمبر 17667 (ناندیڑ-لوکمانیہ تلک ٹرمینس ایکسپریس):20 مئی 2026 سے ہر بدھ کو رات 15:9 بجے روانہ ہوگی اوراگلے دن دوپہر 00:1 بجےممبئی پہنچے گی۔

*ٹرین نمبر 17668 (لوکمانیہ تلک ٹرمینس ※ ناندیڑایکسپریس)21 مئی 2026 سے ہر جمعرات شام 55:4 بجے روانہ ہوگی اوراگلے دن صبح 10:9 بجے ناندیڑ پہنچے گی۔

ٹرین نمبر 17665 (ناندیڑ ※ لوکمانیہ تلک ٹرمینس ایکسپریس)25 مئی 2026 سے ہر پیر شام 15:9 بجے روانہ ہوگی اوراگلے دن دوپہر 40:1 بجےممبئی پہنچے گی۔

ٹرین نمبر 17666 (لوکمانیہ تلک ٹرمینس ※ ناندیڑایکسپریس)26 مئی 2026 سے ہرمنگل شام 35:4 بجے روانہ ہوگی اوراگلے دن صبح 10:9 بجے ناندیڑپہنچے گی۔

یہ ٹرینیں اہم اسٹیشنوں جیسے بسمت، ہنگولی، واشم، اکولا، بھساول، منماڈ، ناسک روڈ، اِگت پوری اور کلیان پر رکیں گی۔ریلوے حکام کے مطابق ان ٹرینوں میں جدید** ایل ایچ بی کوچز** (LHB Coaches) شامل ہوں گے، جن میں اے سی، سلیپراور جنرل کلاس کی سہولت دستیاب ہوگی، جس سے مسافروں کوزیادہ آرام دہ اور محفوظ سفر فراہم کیا جائے گا۔

ناندیڑ: میونسپل کارپوریشن اور یونین بینک کے درمیان 'سیلری پیکیج اسکیم' کا آغاز، ریاست کی پہلی پہل

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) ناندیڑ واگھالاسٹی میونسپل کارپوریشن نے یونین بینک آف انڈیا کے ساتھ مل کر ایک جامع 'سیلری پیکیج اسکیم' کا آغاز کیا ہے،جس کے تحت یہ مہاراشٹر کی پہلی میونسپل کارپوریشن بن گئی ہے جواس نوعیت کی ہمہ گیر اسکیم نافذ کررہی ہے۔اس موقع پر منعقدہ مفاہمتی یادداشت (MoU) پروگرام کا افتتاح سابق وزیراعلیٰ ورکن پارلیمنٹ اشوک راؤ چوہان نے شمع روشن کرکے کیا۔تقریب میں سابق ایم ایل اے امرناتھ راجورکر بھی موجود تھے۔اس تقریب میں میئر کویتا سنتوش مولے، ڈپٹی میئر دیپک سنگھ راوت، ویریندر سنگھ گاڑیوالے، گروپ لیڈر ایڈوکیٹ مہیش کنک دندے، میونسپل کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار دوئیفوڈے، کشورسوامی، ایڈیشنل کمشنر نلیش سنکے وار اورسٹی سیکریٹری اجیت پال سنگھ سندھو سمیت دیگر معززین شریک تھے۔تقریب کے دوران اس اسکیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی اور بتایا گیا کہ اس اقدام سے میونسپل ملازمین کو مالی سہولیات اور بینکنگ خدمات میں مزید آسانی حاصل ہوگی۔ یہ اسکیم شہر کے سرکاری ملازمین کے لیے ایک اہم قدم تصور کی جارہی ہے۔

نیدرلینڈ ہندوستانی فرموں کے لیے یورپ کا 'قدرتی گیٹ وے' ہے۔مودی

دی ہیگ۔ 16رمئی۔ ایم این این۔وزیراعظم نریندرمودی نے ہفتہ کے روز نیدرلینڈز کو ہندوستانی کاروباروں کے لئے یورپ میں داخل ہونے کے لئے ایک"قدرتی گیٹ وے"قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان-یورپی یونین کا تاریخی تجارتی معاہدہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کومزید مضبوط کرے گا۔ہالینڈ کے اپنے دورے کے دوران ہندوستانی تارکین وطن سے خطاب کرتے ہوئے،مودی نے توانائی کی حفاظت اور پانی کے انتظام سے لے کرگرین ہائیڈروجن تک کے شعبوں میں دونوں ملکوں کے درمیان بڑھتے ہوئے تعاون کواجاگر کیا۔مودی نے خطاب کے دوران کہا،"توانائی کی حفاظت سے لے کر پانی کی حفاظت تک، نیدرلینڈ اور ہندوستان کئی اہم شعبوں میں مل کرکام کررہے ہیں۔گرین ہائیڈروجن میں ہماراتعاون خاص طور پراہم ہے۔"وزیراعظم نے کہا کہ ہندوستان-یورپی یونین تجارتی معاہدہ دوطرفہ شراکت داری کو گہرا کرے گا اور کاروباروں اور یورپ میں رہنے والی ہندوستانی برادری کے لیے نئے مواقع پیدا کرے گا۔ انہوں نے کہا،"ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان تاریخی تجارتی معاہدہ ہندوستان اور ہالینڈ کے درمیان شراکت داری کومزید مضبوط کرے گا، اورآپ سبھی [نیدرلینڈ میں ہندوستانی ڈائیسپورا] بھی اس سے مستفید ہوں گے۔ہندوستانی کاروباروں کے لیے نیدرلینڈ کی اسٹریٹجک اہمیت کواجاگر کرتے ہوئے،مودی نے کہا کہ یہ ملک یورپ بھر میں پھیلنے کی خواہشمند کمپنیوں کے لیےایک اہم داخلے کے مقام کےطور پرکام کرسکتاہے۔وزیراعظم نے کہا،"ہندوستانی کاروباروں کے لیے، نیدرلینڈز یورپ میں داخل ہونے کے لیے ایک قدرتی گیٹ وے بن جائے گا۔"مودی نے ہندوستان اور یورپ کے درمیان کاروباری اوراقتصادی تعلقات کومضبوط بنانے میں ہندوستانی تارکین وطن کے کردار پربھی زوردیا۔انہوں نے کہا کہ ہمارے تارکین وطن ایک قابل اعتماد پل کےطور پرکام کرسکتے ہیں۔تارکین وطن ہندوستان کے عزائم اور یورپ کے معیار دونوں کوسمجھتے ہیں۔"مودی کے مطابق،مضبوط ہندوستان-ہالینڈ تعاون اورابھرتی ہوئی ہندوستان-یورپی یونین اقتصادی شراکت داری بھی یورپ میں رہنے والے ہندوستانیوں کے لئے اعلیٰ معیار کی ہندوستانی مصنوعات تک رسائی کے زیادہ مواقع پیدا کرے گی۔انہوں نے مزید کہا،اس سے یہاں مقیم ہندوستانیوں کے لیے ہندوستان سے اعلیٰ معیار کی مصنوعات تک رسائی کے زیادہ مواقع پیدا ہوں گے۔"وزیراعظم اپنے پانچ ملکی دورے کے دوسرے مرحلے میں ہالینڈ میں ہیں۔2017 میں اپنے پچھلے دورے کے بعد پی ایم مودی کانیدرلینڈ کا یہ دوسرادورہ ہے۔

بڑے پیمانے پرچھاپے،11لاکھ سے زائد مالیت کاسامان ضبط

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) ضلع میں غیر قانونی سرگرمیوں کےمکمل خاتمے کے لیے پولیس کی جانب سے جاری آپریشن کریک ڈاؤن" کے تحت بڑی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ جناب اویناش کمار کی ہدایت پر 16 مئی 2026 کوضلع بھر میں ماس ریڈ (بڑے پیمانے پر چھاپے) کا انعقاد کیا گیا۔اس کارروائی میں غیرقانونی شراب، ہاتھ بھٹی شراب کی تیاری وفروخت، جوا کھیلنے اور گئوونش (مویشی) کی غیرقانونی نقل وحمل میں ملوث افراد کونشانہ بنایا گیا۔اس آپریشن میں ایڈیشنل ایس پی ارچنا پاٹل (بھوکر) اور ایڈیشنل ایس پی سورج گرو کی قیادت کے ساتھ تمام سب ڈویژنل پولیس افسران،لوکل کرائم برانچ، اور مختلف پولیس اسٹیشنوں کے افسران وعملے نے حصہ لیا۔

68مقدمات درج،76ملزمان کے خلاف کارروائی

ماس ریڈ کے دوران ضلع ناندیڑ میں مختلف مقامات پر چھاپے مارکر مجموعی طور پر 68 مقدمات درج کیے گئے اور 76 ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی۔اس دوران پولیس نے کل 925,26,11روپے مالیت کاغیرقانونی سامان بھی ضبط کیا۔پولیس کے مطابق یہ مہم غیر قانونی کاروبار کےمکمل خاتمے کے لیے جاری رہے گی اورآئندہ بھی ایسے سخت اقدامات کیے جائیں گے تاکہ ضلع میں امن وامان برقرار رکھا جا سکے۔یہ اطلاع پولیس سپرنٹنڈنٹ آفس ناندیڑ کےمحکمہ تعلقات عامہ کی جانب سے جاری کی گئی ہے۔

ناندیڑ: وائس چانسلرڈاکٹرمنوہر چاسکرکاایم جی ایم امتحانی مرکزکادورہ،صفائی اورنظم وضبط کی تعریف

ناندیڑ(ورق تازہ نیوز) ڈاکٹرمنوہر چاسکر، وائس چانسلرسوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑہ یونیورسٹی نے 16 مئی کوایم جی ایم کالج کے امتحانی مرکز کادورہ کیا، جہاں بی سی اے(BCA)اورایم سی اے (MCA)کےامتحانات جاری ہیں۔دورے کے دوران انہوں نے امتحانات کےمنظم اور پرامن انعقاد پراطمینان کا اظہارکیا۔ساتھ ہی امتحانی ہال،نشستوں کی بہترترتیب، کالج کے ماحول اور خصوصی طور پرصفائی وستھرائی کے اعلیٰ معیارکی تعریف کی۔ڈاکٹرچاسکرمختلف امتحانی مراکز کاجائزہ لے رہے ہیں اوراسی سلسلے میں انہوں نے ایم جی ایم کااچانک معائنہ کیا۔انہوں نے انتظامیہ کی کارکردگی کوسراہتے ہوئے کہاکہ طلبہ کے لیےسازگاراورصاف ستھراماحول فراہم کرنا انتہائی اہم ہے۔اس موقع پرکمپیوٹرسائنس شعبہ کے پرنسپل ڈاکٹرشیریش کوٹگیرے بھی موجود تھے۔

کوکن کے آم اورکاجو کسانوں کو مالی مدد دی جائے

کسانوں کے احتجاجی مارچ میں کانگریس کی شرکت: ہرش وردھن سپکال

ممبئی: مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے کوکن کے آم اورکاجو پیدا کرنے والے کسانوں کے حق میں نکالے گئے احتجاجی مارچ کو روکنے پر مہایوتی حکومت کوشدید تنقید کا نشانہ بنایاہے۔انہوں نے کہاہے کہ گزشتہ تین ماہ سے کوکن کے کسان اپنی فصلوں کے نقصان اورمعاشی بحران کے سبب مناسب مالی مدد کا مطالبہ کررہے ہیں،لیکن حکومت مسلسل ان کی آواز کونظرانداز کررہی ہے۔انہوں نے خبردار کیا کہ جب تک کسانوں کومناسب امداد نہیں ملتی،تب تک یہ جدوجہد جاری رہے گی۔کوکن کے آم اورکاجو کسانوں کو مالی امداد دینے کے مطالبے پر گرگاؤں چوپاٹی سے وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس کی سرکاری رہائش"ورشابنگلہ" تک احتجاجی مارچ نکالا جاناتھا،لیکن اس سے قبل ہی پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے سوابھیمانی شیتکری سنگٹھن کے صدراورسابق رکن پارلیمنٹ راجوشیٹی، کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال، راشٹریہ سماج پارٹی کے لیڈرمہادیوجانکر،شیوسینا لیڈرونائک راؤت، رکن پارلیمنٹ اروند ساونت، مراٹھی بھاشا سمیتی کے دیپک پوار، پرکاش ریڈی اورسیکڑوں کارکنان کوحراست میں لے لیا۔کئی کارکنان کوڈونگری پولیس اسٹیشن جبکہ بعض کو آزادمیدان لے جایا گیا۔اس موقع پرمیڈیا سے گفتگوکرتے ہوئے ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ کانگریس پارٹی نے پہلے ہی کسان تنظیموں کی تحریک کی حمایت کا اعلان کردیا تھااورحکومت کو متنبہ کیا گیا تھاکہ اگرکسانوں کے مطالبات پورے نہ کیے گئےتو15 مئی کوبڑااحتجاج کیاجائے گا،مگرحکومت نے اس انتباہ کوسنجیدگی سے نہیں لیا۔انہوں نے کہاکہ حکومت کسانوں،مزدوروں اوراپوزیشن کی آوازدبانے کے لیےاحتجاج اور مارچ کی اجازت نہیں دیتی اور جمہوری اقدارکو پامال کررہی ہے۔سپکال نے کہاکہ"جب جب سرکارڈرتی ہے، پولیس کوآگے کرتی ہے"۔انہوں نے مطالبہ کیاکہ آم پیدا کرنے والے کسانوں کوفی ہیکٹر 5لاکھ روپےاورکاجو پیدا کرنے والے کسانوں کوفی ہیکٹر 3لاکھ روپے کی امداد دی جائے۔پٹرول، ڈیزل اورسی این جی کی قیمتوں میں اضافے پرحملہ کرتے ہوئے ہرش وردھن سپکال نے کہاکہ مودی حکومت نے مہنگائی سے پریشان عوام پرمزید بوجھ ڈال دیاہے۔انہوں نے الزام لگایاکہ پانچ ریاستوں کے انتخابات تک عوامی ناراضگی سے بچنے کے لیےایندھن کی قیمتوں میں اضافہ روکے رکھا گیاتھا،مگر اب قیمتوں میں مزیداضافہ بھی ممکن ہے۔انہوں نے کہاکہ مودی حکومت مکمل طور پرامریکہ کے سامنے"سرینڈر" ہوچکی ہے،جس کی سزا ملک کے عوام بھگت رہے ہیں۔سپکال نے کہاکہ ہندوستان کئی برسوں سے روس سے خام تیل خریدرہاتھا،لیکن امریکہ کے دباؤمیں آکرحکومت نے روسی تیل کی پالیسی بدل دی،جس کابراہِ راست اثرعوام پرپڑرہاہے۔ان کے مطابق حکومت کے پاس نہ کوئی منصوبہ بندی ہےاورنہ ہی ایندھن سےمتعلق کوئی واضح پالیسی۔

جنگوں کاجاری رہنااورعالمی عدم استحکام دہائیوں کی ترقی کوپلٹ سکتاہے

نئی دہلی۔ 16رمئی۔ ایم این این۔ وزیراعظم نریندرمودی نے ہفتہ کے روزخبردارکیاکہ جنگوں کا جاری رہنااورعالمی عدم استحکام دہائیوں کی ترقی کو پلٹ سکتا ہے اور بڑی آبادی کوغربت کی طرف دھکیل سکتاہے، کیونکہ انہوں نے لچکدار اور قابل اعتماد عالمی سپلائی چین کی ضرورت پرزوردیا۔ہالینڈ کے اپنے دورے کے دوران دی ہیگ میں ہندوستانی باشندوں سے خطاب کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہاکہ دنیاایک انتہائی چیلینجنگ مرحلے سے گزررہی ہے،جس میں کووڈ-19 وبائی امراض، جاری جنگوں اورتوانائی کے بحران کے بعد کے اثرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔وزیراعظم نے کہا کہ پہلےکورونا آیا، پھرجنگیں شروع ہوئیں اوراب توانائی کابحران ہے،انہوں نے مزید کہاکہ یہ دہائی دنیاکے لیےبحرانوں کی دہائی بنتی جارہی ہے۔"

سونے کی قیمتوں میں کمی شادیوں کے سیزن میں خریداروں کوراحت

نئی دہلی: چند دن قبل وزیراعظم نریندرمودی نے ملک کے عوام سے ایک سال تک سونا نہ خریدنے کی اپیل کی تھی،تاہم اس وقت ملک بھر میں شادیوں کاسیزن جاری ہے اورکئی اہم شادیوں کی تاریخیں مقرر ہیں۔ ایسے میں

سونے اور چاندی کی خریداری میں اضافہ ہونا فطری ہے۔دریں اثنا، ملک میں سونے کی قیمتوں میں ہورہی مسلسل بڑھوتری کوفی الحال بریک لگ گیا ہے۔ ہفتہ، 16 مئی کی صبح سونے اور چاندی کے داموں میں کمی درج کی گئی۔ دارالحکومت نئی دہلی میں 24 قیراط سونے کی قیمت فی 10 گرام کم ہو کر 050,58,1 روپے تک پہنچ گئی ہے۔اس سے ایک دن قبل دہلی کے صرافہ بازار میں 9.99 فیصد خالص سونا 200,3 روپے یعنی تقریباً 93.1 فیصد سستا ہوکرفی 10 گرام 000,62,1 روپے پرآ گیا تھا۔ماہرین کے مطابق امریکی ڈالرکی مضبوطی اورسرمایہ کاروں کی جانب سے بڑے پیمانے پرمنافع وصولی (پرافٹ بکنگ) کی وجہ سےسونے کی قیمتوں میں کمی دیکھنےکوملی ہے۔

بین الاقوامی بازار میں اسپاٹ گولڈ کی قیمت 46.548,4ڈالرفی اونس درج کی گئی ہے۔

مختلف شہروں میں سونے کے تازہ دام:

*نئی دہلی:
* 24 قیراط: 050,58,1 روپے فی 10 گرام
* 22 قیراط: 890,44,1 روپے فی 10 گرام

*ممبئی اورکولکاتا:
* 24 قیراط: 900,57,1روپے
* 22 قیراط: 740,44,1روپے

*چنئی:
* 24 قیراط: 070,61,1روپے
* 22 قیراط: 640,47,1روپے

*پونے اوربنگلور:
* 24 قیراط: 900,57,1روپے
* 22 قیراط: 740,44,1روپے

ماہرین کا کہنا ہے کہ آنے والے دنوں میں عالمی حالات اورکرنسی کی صورتحال کے مطابق سونے کی قیمتوں میں مزیداتارچڑھاؤ دیکھنے کو مل سکتاہے،تاہم فی الحال قیمتوں میں کمی سے خریداروں کوکچھ راحت ضرور ملی ہے۔

ناندیڑ میں پولیس کی بڑی کاروائی
کنٹھور سے لاکھوں روپے کا گٹکا ضبط

ناندیڑ) :ورق تازہ نیوز)غیرقانونی کاروبار کے خلاف جاری مہم کے دوران پولیس کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔یکم مئی سے 31 مئی 2026 تک جاری اس خصوصی مہم کے تحت ناندیڑرینج میں مختلف کارروائیاں کی جارہی ہیں۔مہم کے 15ویں دن پولیس کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل (DIG) کی قیادت میں ٹیم نے ضلع ناندیڑکے کنٹھور پولیس اسٹیشن کی حدود میں چھاپہ مار کر 2,47,009روپے مالیت کا غیرقانونی گٹکاضبط کیا۔اس معاملے میں ملزمان کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 123 کےتحت مقدمہ درج کیا گیاہے، جس کے تحت 10سال تک قیداورجرمانے کی سزاہوسکتی ہے۔اسی دوران مٹکااورجواکھیلنےاورکھلوانے والے 10افراد کے خلاف مہاراشٹر جواء ایکٹ کے تحت 6مقدمات درج کیے گئے، جبکہ ان کے قبضے سے 45,270روپے کامال ضبط کیاگیا۔مزید برآں غیرقانونی شراب فروخت کرنے والے 27 افرادکےخلاف 24مقدمات درج کرکے 90,050روپے مالیت کامال برآمد کیاگیا۔پولیس نے غیرقانونی ریت نکالنے والوں کے خلاف بھی کارروائی کرتے ہوئے 2مقدمات درج کیے اوران کے قبضے سے 46,11,802روپے کامال ضبط کیا۔اس کے علاوہ اسلحہ ایکٹ کے تحت 3، کوٹپاقانون کےتحت 2اوردیگرقوانین کےتحت مجموعی طورپر 44 کارروائیاں کی گئیں۔ان تمام کارروائیوں میں کل 65,71,426روپے مالیت کامال ضبط کیاگیاہے۔

بھارت نے سندھ طاس آبی معاہدہ پر ثالثی عدالت کے فیصلےکو کالعدم قراردیا

نئی دہلی، 16 مئی۔ایم این این۔ہندوستان نے ہفتہ کے روز"غیر قانونی طور پر قائم" ثالثی عدالت (سی اواے(کی طرف سے جاری کردہ تازہ ترین ایوارڈ کومسترد کردیا، جوکہ مبینہ طور پرسندھ آبی معاہدہ 1960 کےتحت تشکیل دیا گیا تھا،کو کالعدم اورباطل※ قراردیا۔ وزارت خارجہ(MEA)کے ترجمان رندھیرجیسوال نے میڈیا کے سوال کے جواب میں کہا کہ غیرقانونی طور پرتشکیل دی گئی نام نہاد ثالثی عدالت(CoA)نے15 مئی 2026 کو جاری کیاہے جسے اس نے سندھ آبی معاہدے کی عمومی تشریح کے مسائل پرایوارڈ کے لیےزیادہ سے زیادہ تالاب کے ضمنی طورپرایک ایوارڈ قراردیاہے۔

راحت کریڈٹ کوآپریٹیوسوسائٹی لمیٹڈ، ناندیڑ

فوری ضرورت ہے

ڈیلی کلیکشن ایجنٹس دوعدد کلرک اورایک اسسٹنٹ ریکوری آفیسر

Requirement for daily collection agents clerks and one assistant recovery officer

تینوں اسامیوں کے لیے امیدوارکاناندیڑکارہناضروری ہے۔
ڈیلی کلیکشن ایجنٹ اوراسسٹنٹ ریکوری آفیسر کے لیے امیدوارکاکم سےکم 12ویں پاس ہوناضروری ہے گریجویٹ کینڈیڈیٹس کوترجیح دی جائے گی۔
دوعدد کلرک کی پوسٹ کے لیے امیدوارکاایم ایس سی آئی ٹی MSCIT اورایکسل Excell میں کام آناضروری ہے بی کام B.Com گریجویٹ کوترجیح دی جائے گی۔
امیدوارکاراحت کےکسی نہ کسی ڈائریکٹر سے یاجماعت اسلامی کےکسی رکن یاناندیڑ کے کسی معززشہری سے شناسائی ہوناضروری ہے۔
ضروری اسناد کی زیراکس کاپی صبح 11 تا 4 بجے تک راحت سوسائٹی کے دفترواقع دیگلورناکہ پرمینیجر صاحب کے پاس جمع کرادیں ضرورت کے حساب سے آپ سے ربط کیا جائے گا۔

سیکریٹری
راحت کریڈیٹ کوآپریٹیوسوسائٹی، ناندیڑ
Mobile No 9421764652

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹرمحمدتقی نے علینہ پرنٹرس' اسماعیل مارکیٹ' چوک بازارناندیڑ431604 سے طبع کرکے 229-6-4 'بڑی درگاہ' گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمدنقی *(*پریس اینڈرجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبارمیں شائع خبروں اوردیگرمشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی